REGD NO 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳ روپے
ممالک غیر
۵۰-۷ روپے

فی پرچہ
۱۳ نئے پیسے

جلد ۸ | ۲۷ ظہور ۱۳۳۸ھش ۔ ۲۱ صفر ۱۳۷۹ھ ۔ ۲۷ اگست ۱۹۵۹ء | نمبر ۳۵

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۵ اگست ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ

"حضرت اقدس کراچی میں ہیں۔ حضور کی صحت تعالیٰ تسلی بخش نہیں۔"

احباب اپنے محبوب امام کی صحت کاملہ عاجلہ درازی عمر کیلئے نہایت الحاح اور توجہ سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب فرما کر کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

قادیان ۔ ۲۳ اگست ۔ آج ساڑھے آٹھ بجے کی گاڑی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال پاکستان سے بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ اور سب خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

# ہندوستانی احمدیوں کے نام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

## "اس وقت کو غنیمت جانو اور سچے درویشوں اور گرو کے بھگتوں کی طرح خدمت خلق میں لگ جاؤ"

### "اپنے اخلاق اور اپنے کردار کو ایسا دلکش بناؤ کہ تمہیں دیکھ کر لوگوں کو گذشتہ زمانوں کے ولیوں اور رشیوں کے چہرے نظر آنے لگیں"

جناب ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے توسط سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ہندوستانی احمدی دوستوں کے نام حسب ذیل پیغام ارسال فرمایا ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وعلی عبدہ المسیح الموعود

مکرمی و محترمی ناظر صاحب اعلیٰ قادیان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

میری طرف سے ذیل کا پیغام دوستوں تک پہنچا دیا جائے۔

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد خوشی ہوئی کہ بھارت کے تمام شہریوں کے لئے اب کشمیر کا رستہ کھل گیا ہے بلکہ ایک تربیتی وفد بھی قادیان کے دوستوں کا کشمیر کی وادی میں ہو آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وفد کی نیک مساعی کو کامیاب کرے اور کشمیر کے احمدیوں کو نہ صرف اخلاص اور تقویٰ اور عمل صالح میں ترقی دے بلکہ ان کی تعداد کو بھی بڑھائے آمین یا ارحم الراحمین۔

کشمیر کے ساتھ خدا کے فضل سے ہمارا خاص روحانی تعلق ہے۔ کیونکہ اوّل تو اس کے مرکزی شہر سرینگر میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مزار ہے جن کا مثیل بنا کر خدا نے ہمارے سلسلہ کے مقدس بانی کو مبعوث کیا۔ دوسرے اس مزار کا انکشاف بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا تھا۔ تیسرے خدا نے اپنے فضل سے کشمیر اور جموں کو اس جہت سے بھی نوازا ہے کہ اس میں ہماری جماعت کی ایک بھاری تعداد پائی جاتی ہے۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض قدیم صحابی بھی گذرے ہیں۔ پس اس مثلث روحانی رشتہ کی وجہ سے ہمارے دلوں میں کشمیر اور اہل کشمیر کی خاص محبت پائی جاتی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اب جب کہ بھارت کے احمدیوں کے لئے کشمیر کا رستہ کھل گیا ہے انہیں اپنے کشمیری بھائیوں کی روحانی اور دینی اصلاح و ترقی کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ وہ حضرت مسیح ناصری کے حواریوں اور حضرت مسیح محمدی کے مقدس صحابیوں کی طرح ان کے اندر ایسی پاکیزگی کی روح پھونکیں کہ وہ خدا رسیدہ لوگوں کی طرح گویا روحانی مقناطیس بن جائیں۔ تا کہ لوگ ہر طرف سے اُن کی طرف بے اختیار کھچے چلے آئیں۔

مگر یاد رکھو کہ اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے مطابق ہمارا کام نہایت پُر امن طریق پر ملکی قانون کے مطابق محبت اور نرمی اور آشتی اور صلح جوئی کے رنگ میں ہونا چاہیئے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تجویز فرمائی تھی ضروری ہے کہ اپنی کوششوں کو اسلام اور احمدیت کی خوبیوں کے بیان کرنے تک محدود رکھا جائے۔ اور کسی دوسرے مذہب یا فرقہ پر حملہ نہ کیا جائے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۔
وَلَا اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۔

"یعنی اپنے رب کے رستہ کی طرف دلائل اور حکمت اور نصیحت کے رنگ میں بلاؤ۔ نیز دین کے معاملہ میں کسی قسم کا دباؤ نہیں ہونا چاہیئے۔"

پس اپنے دینی بھائیوں کو میری یہی نصیحت ہے کہ چونکہ مذکورۃ بالا وجوہ کی بناء پر کشمیر کا ملک ہمیں بہت پیارا ہے۔ اس لئے اہل کشمیر اور ان کے ہم وطنوں کو چاہیئے کہ اصلاح و ارشاد کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں جس اتفاق سے بھارت کی حکومت اس وقت خود اپنے بیان کے مطابق ایک لادینی حکومت ہے۔ اسے تمہاری پُر امن دینی مساعی پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا پس خوش ہو کہ تمہاری روحانی کوششوں کے لئے میدان خالی اور موقعہ بہت وسیع ہے۔ لہذا اس وقت کو غنیمت جانو اور سچے درویشوں اور گرو کے بھگتوں کی طرح اس خدمت خلق میں لگ جاؤ اور اپنے اخلاق اور اپنے کردار کو ایسا دلکش بناؤ کہ تمہیں دیکھ کر لوگوں کو گذشتہ زمانوں کے ولیوں اور رشیوں کے چہرے نظر آنے لگیں اور تمہیں مل کر لوگ روحانی سرور اور دلوں کا سکون حاصل کریں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ نہ صرف قرآنی تعلیم بلکہ ہندوستان میں گاندھی جی اور پاکستان میں قائد اعظم کی بار بار کی تلقین کے ماتحت ہم سب کے لئے یہ ایک پختہ اور زرّیں ہدایت ہے کہ جس ملک میں ہم رہیں اس کے سچے وفادار بن کر رہیں۔ ہماری جماعت کے مقدس بانی کو تو اپنی دینی خدمات میں اتنا انہماک اور استغراق تھا کہ اُنہوں نے بڑے جوش کے ساتھ فرمایا:۔

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

تاج و تخت ہند قیصر کو مبارک ہو مدام
ان کی شاہی میں میں پاتا ہوں رفاہِ روزگار
مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

ان اشعار میں گو اُس زمانہ کے حالات کے مطابق صرف قیصرِ ہند کا نام لیا گیا ہے مگر جیسا کہ ان اشعار کی روح سے ظاہر ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ایک خالص دینی جماعت ہے۔ جس کا اصل کام **دینِ الٰہی کی خدمت اور مخلوقِ خدا کی سیوا** سے تعلق رکھتا ہے لہٰذا ہر وہ حکومت جو ملک میں امن و انصاف قائم رکھتی اور پبلک کی فلاح و بہبود کے کاموں میں مصروف رہتی ہے وہ بلا استثناء ہمارے دلی تعاون اور تعریف کی حقدار ہے۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے ہندوستانی اور قادیانی بھائی اس اصول کو سامنے رکھکر اپنے آپ کو **خدا کے سچے بھگت** ثابت کریں گے۔ اور خصوصیت کے ساتھ کشمیر کی مخلصانہ روحانی خدمت کی طرف توجہ دیں گے۔ کیونکہ اس خطۂ ارض کا جسے دنیا کے لوگوں نے **جنتِ ارضی** کا نام دیا ہے ہم پر دہرا بلکہ تہرا حق ہے۔ پس آؤ کہ ہم دُنیا کی طرف سے آنکھیں بند کر کے اپنی خداداد روحانی **طاقتوں کے ذریعہ** اس ملک کی خدمت میں لگ جائیں۔ ہمارا خدا سب **اسود و احمر** کا مالک و آقا اور تمام گوروں، کالوں کا خالق و رازق اور تمام پست و بلند **قوموں** کا حقیقی معبود و مسجود ہے۔ اور اسی کے قدموں میں ہماری زندگی بسر ہونی چاہیئے اور وہی ہماری کوششوں کو بار آور کرنے والا ہے۔ **ولا حول و لا قوۃ الا باللہ العظیم۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین**

**والسلام**

خالقِ ارض و سما کا ادنیٰ خادم
**خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ۔**
۱۹ر اگست ۱۹۵۹ء

---

## ہمارا جلسہ سالانہ

### بتاریخ ۱۵-۱۶-۱۷ر دسمبر ۱۹۵۹ء

مذکورہ بالا تاریخوں میں امسال جلسہ سالانہ منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد سے کافی عرصہ پہلے اجناس کے موسم پر غلہ۔ چاول و دیگر اشیاء خرید کر سٹاک کر لی جاتی ہیں۔ کیونکہ موسم پر اجناس سستی اور عمدہ مل جایا کرتی ہیں اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ جماعتی ضروریات کے پیش نظر چندہ جلسہ سالانہ جلد از جلد [illegible] بابرکت اقساط میں ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ کیونکہ گندم چاول وغیرہ ابھی سستا [illegible] ہی فائدہ ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

---

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۰ر اگست ۱۹۵۹ء

# وقت کی پکار

اس وقت دنیا مادیت میں حیرت انگیز طور پر ترقی کر چکی ہے۔ حضرتِ انسان زمین کی سطح سے اُڑ کر فضاء کی تسخیر میں لگ گیا۔ سائینسی ایجادات نے عقلِ انسانی کے جوہر کھول کر رکھ دیئے۔ وہ کائنات عالم کے رازوں کو پڑھنے اور خلاء کے اسرار کی جستجو میں نکل کھڑا ہوا۔ مگر افسوس کہ وہ اپنے نفس کو پہچاننے اور اپنی زندگی کی اصل غرض کو پانے میں قاصر رہا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ نادانی سے اُس نے اپنی نارسا عقل کو سب کچھ سمجھ لیا۔ حالانکہ اس کے غرور کا سر نیچا کرنے اور اُس کے عجز کو واضح کرنے کے لئے اسی قدر اشارہ کافی تھا باوجود ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے وہ آسمان و زمین کے سربستہ رازوں کی کتاب مکنون کے ایک ورق کو بھی تمام و کمال پڑھنے اور اُن پر اطلاع پانے سے قاصر رہا۔ ادھر انسانیت کے حقیقی فائدہ کے لئے تو کچھ نہ کر سکا البتہ اسکے برعکس طرح طرح کی خرابیوں کا دروازہ کھولنے میں مستعد نظر آیا۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں راہ پا چکی خرابیوں اور طرح طرح کے بگاڑ کا سرسری جائزہ لیجئے کیا دنیا کا کوئی حصہ بھی اس عالمگیر فساد کی زد سے محفوظ ہے۔ کیا نیکی اور صلاحیت کا کچھ نام و نشان بھی دکھائی دیتا ہے؟ اخلاق فاضلہ کا نمونہ اور انسانیت کی پاسداری قصۂ پارینہ ہو کر رہ گئے ہیں اس پہلو سے جو شخص بھی دنیا کی حالت کا بغور مطالعہ کرے گا اس کی ناگفتہ بہ حالت پر آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ساری دنیا کی حالت کا تو ذکر ہی کیا خود اپنے ملک کی ناگفتہ بہ روحانی حالت کے متعلق سردار دیوان سنگھ صاحب مفتوں نے اپنے ایک تازہ نوٹ میں ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:۔

"اخلاقی اعتبار سے ہمارا ملک فی الحقیقت ایک جہنم ہے جو روز بروز پستی کی طرف جا رہا ہے۔ اور مہاتما گاندھی جیسے فرشتے اور دیوتا بھی اس بیماری کا کوئی علاج دریافت نہ کر سکے . . . ."
(ریاست دہلی ۳ر اگست ۵۹ء)

اب جس شخص کے پہلو میں ایک حساس دل ہے اور غور و فکر کا عادی ہونے کے ساتھ وہ بھلے بُرے میں امتیاز کا سلیقہ رکھتا ہے۔ اس کا فکرِ سلیم یقینی طور پر سچی رہنمائی کرے گا۔ چنانچہ سردار دیوان سنگھ صاحب مفتوں نے اس نوٹ میں آگے چل کر معین طور پر اسی قسم کا سوال اُٹھا کر اس کا جواب دیا ہے وہ ہر محبِ وطن کے لئے یقینی طور پر قابلِ غور ہے۔ سردار صاحب لکھتے ہیں:۔

"سوال یہ ہے کہ ہندوستان کی موجودہ اخلاقی گراوٹ اور اس کو روز بروز پستی کی طرف لے جانے سے کیونکر روکا جا سکتا ہے۔

اس کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ گیتا میں کئے گئے وعدوں کے مطابق خدا کسی ایسی شخصیت کو ہمارے ملک میں پھر نازل کرے جو اس کی برائیوں کو ختم کر کے اس میں طہارت اور پاکیزگی کی نئی روح پیدا کرنے کا باعث ہو کیونکہ ہندوستان کے موجودہ لیڈروں کے بس میں نہیں کہ یہ ملک کو اس گراوٹ سے بچا سکیں جبکہ یہ کسی نہ کسی حد تک اس گڑھے میں گر چکے ہیں۔"
(اخبار ریاست دہلی ۳ر اگست ۱۹۵۹ء)

سردار صاحب کی یہ رائے بڑی اہم اور حقیقت پر مبنی ہے۔ کسی صورت میں بھی اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اس کے پیچھے وسیع تجربہ اور ہندوستان کے موجودہ حالات کا بغور مطالعہ ہے۔ باوجود نام طور پر مذہب میں یقین نہ رکھنے کے سردار صاحب نے جس طور پر بے ساختہ اس خیال کا اظہار کیا ہے دراصل یہ انسانی ضمیر کی مخفی آواز ہے۔ جو ایسے وقتوں میں غیر شعوری طور پر خود بخود ہی بلند ہو جایا کرتی ہے۔ پس یہ بات بڑی ہی قابلِ قدر ہے اور ہر مذہب پسند انسان کو بلند آواز سے غور و فکر کی دعوت دیتی ہے!!!

---

جناب سردار صاحب نے گیتا کے جس وعدے کا ذکر کیا ہے وہ گیتا میں اس طرح مذکور ہے:۔

"جب کبھی دھرم کا ناش ہونے لگتا ہے اور ادھرم کی زیادتی ہونے لگتی ہے تب میں اوتار دھارن کیا کرتا ہوں نیکوں کی حفاظت گنہگاروں کی سرکوبی اور دھرم کی قائمی کے لئے اوتار لیا کرتا ہوں"

اور اس بات کی تائید قرآن کریم کی مختلف آیات بینات سے ہوتی ہے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

## خطبہ جمعہ

# لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے

## تم اس نکتے کو مشعلِ راہ بناؤ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کی مدد کیسے آتی ہے

### از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ فرمودہ ۲۳؍نومبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
جب

### اذان کے الفاظ

دہرائے جاتے ہیں تو حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے مقام میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا جاتا ہے۔ جس میں اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ دونوں کام ایسے ہیں جو میں نہیں کرسکتا۔ یہ کام میری طاقت سے بالا ہے۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر میں کوئی کام بھی نہیں کرسکتا۔ ان دو کلمات کے متعلق خصوصیت کے ساتھ یہ اسلئے کہا گیا ہے۔ کہ نہ تو صلوٰۃ کاملہ

### خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر

حاصل ہوسکتی ہے۔ اور نہ فلاح خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر حاصل ہوسکتی ہے۔ مگر یہ مضمون خاص طور پر اذان کے ساتھ ہی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ جب کوئی اصل بیان کیا جاتا ہے تو وہ اصل صرف اسی جگہ ہی کام نہیں آتا۔ بلکہ وہ باقی امور کے متعلق بھی ہوتا ہے۔ اس سے جہاں ہمیں اذان کی حکمت معلوم ہو جاتی ہے۔ وہاں اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ وہ تمام کام جو انسان کی طاقت سے بالا ہوں۔ ان میں الٰہی مدد مانگنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتے۔ پس اذان نے ہمیں اس طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ کہ

### حقیقی مشکلات کا حل

محض اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ محض صلوٰۃ اور فلاح ہی ایسے کام نہیں جو خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتے۔ بلکہ باقی عظیم الشان اور اہم امور بھی جن کے کرنے میں دنیا کے قوانین اور نیچر کے قوانین کا تعلق ہوتا ہے یا ان کا جماعتوں سے تعلق ہوتا ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ ہی مکمل ہوتے ہیں۔ اول تو انسان کا ارادہ ہی آ کر رُک جاتا ہے کہ وہ ایک کام کو اچھا بھلا دیکھ کر بھی اسے کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ اس میں اس کام کے کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ لیکن وہ اس کے کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ مثلاً سینکڑوں ہزاروں مسلمان ہمیں ایسے نظر آئیں گے جو کہیں گے کہ ہمیں پتہ ہے کہ

### نماز خدا تعالیٰ کا حکم ہے

لیکن سستی ہے اس لئے نماز پڑھی نہیں جاتی اب نماز تو ذاتی کام ہے لیکن باوجود اس کے کہ وہ اپنا کام ہے۔ انسان اسے جرأت اور دلیری کے ساتھ نہیں کرتا۔ پھر جن کاموں میں دوسروں کی شراکت ہو۔ وہ تو اس کی طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ اپنی ذات میں تو انسان کسی کام کا ارادہ کرلے۔ تو وہ کرلیتا ہے۔ لیکن دوسروں سے کام کرانا اس کی طاقت سے بالا ہوتا ہے۔ پس جماعتی کام خصوصیت کے ساتھ

### خدا تعالیٰ کی مدد

کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتے۔ مثلاً ایک زمیندار کھیت بوتا ہے۔ اب ہل چلانا اس کے اختیار میں ہے۔ اگر وہ چاہے تو ہل چلا سکتا ہے۔ مگر باوجود اس کے یہ کام انسان کے اختیار میں ہوتا ہے وہ سستی کر جاتا ہے۔ قادیان میں جب میں سیر کو جاتا تھا۔ تو جب بھی کسی اچھی فصل کے پاس سے گذرتا تو اکثر لطیفہ کے طور پر میں کہتا تھا کہ یہ کھیت کسی سکھ کا معلوم ہوتا ہے۔ اور اکثر میری رائے درست ہوتی تھی۔ میرے ساتھی کہتے تھے۔ کہ آپ کو یہ خیال کس طرح پیدا ہوگیا کہ یہ کھیت کسی سکھ کا ہے تو میں کہتا تھا کہ اس کھیت میں فصل اچھی ہے اس لئے یہ کھیت کسی سکھ کا ہی ہوسکتا ہے کیونکہ سکھ محنت کرتا ہے مسلمان محنت نہیں کرتا۔ اور بالعموم میرا اندازہ درست ہوتا تھا اکثر یہی ہوتا تھا کہ جو بھی

### سرسبز اور اچھا کھیت

ہوتا۔ وہ کسی سکھ کا ہی ہوتا۔ ہوسکتا ہے کہ ایک دو دفعہ مجھ کو اندازہ کرنے میں غلطی لگ گئی ہو۔ لیکن اکثر دفعہ میرا اندازہ ٹھیک ہوتا تھا۔ پس انسان اپنے کام میں بھی سستی کر جاتا ہے۔ بہرحال اگر اس نے محنت کی ہے اور کھیت میں ہل چلائے ہیں۔ لیکن جب بیج ڈالنے کا وقت آتا ہے۔ تو اچھا بیج نہیں ملا۔ اس لئے اس کی فصل خراب ہوگئی۔ کیونکہ اچھا بیج مہیا کرنا زمیندار کے اختیار میں نہیں ہر ایک زمیندار خود بیج مہیا نہیں کرتا۔ بلکہ بازار سے خریدتا ہے۔ فرض کرو ملک میں بیماری پڑی۔ اور فصل خراب ہوگئی۔ اب زمیندار اچھا بیج کہاں سے لائے گا۔ یہ چیز انسان کی طاقت سے باہر نکل جاتی ہے۔ پھر پانی کا سوال آتا ہے۔ پانی مہیا کرنا انسان کے اختیار میں نہیں۔ [illegible] پہاڑوں پر برف نہ پڑے۔ تو پگھلے گی کہاں سے اب برف پڑنا اور اس کا پگھلنا انسان کے اختیار میں نہیں۔ پھر برف نہیں پڑی۔ تو دریا نہیں بھرے اور یہ

### انسان کے اختیار میں نہیں

پھر اگر دریا نہیں بھرے تو نہریں نہیں چلیں اور یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ اگر نہریں نہیں چلیں گی۔ تو باوجود نہری زمین ہونے کے زمین کو پانی مہیا نہیں ہوگا۔ اور فصل نہیں ہوگی اور اگر زمین نہری نہیں بارانی ہے تو بارش انسان کے اختیار میں نہیں۔ یہاں قانونِ قدرت چلتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ بارش کرے گا تو کرے گا۔ ورنہ بارش نہیں ہوگی۔ اور اس کی فصل خراب ہو جائے گی۔ گویا اس میں ایک حصہ ذاتی ہے۔ اور دوسرا حصہ قانونِ قدرت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور وہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ وہ اسی وقت مکمل ہوگا جب انسان لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے ساتھ

### خدا تعالیٰ سے دعائیں

کرے گا اور تضرع کرے گا۔ کہ اتنا حصہ تو میں پورا کروں گا۔ لیکن ایک حصہ آپ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے آپ اس حصہ کو پورا کریں غرض ہزاروں کام ایسے ہیں جو دوسروں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور ان کی مدد کے بغیر انسان کام نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اگر پانی نہ ملے تو فصل خراب ہو جاتی ہے یا مثلاً نہروں اور دریاؤں میں پانی آگیا ہے اور کھیت کے لئے پانی میسر ہے۔ پھر فصل بھی اچھی ہے۔ لیکن ٹڈی دل آگیا۔ اور اس نے کھیت کا صفایا کر دیا۔ تو یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ ٹڈی دس پندرہ منٹ تک کھیت میں بیٹھتی ہے اور جب اڑتی ہے۔ تو اس میں کچھ نہیں ہوتا یا زمین دریا کے پاس ہے۔ اور اس میں ہزاروں چوہے آجاتے ہیں۔ اور اس فصل کو برباد کر دیتے ہیں۔ اب یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ یا پھر

### زمیندار محنت بھی کرتا ہے

وہ ہل چلاتا ہے۔ بارش بھی وقت پر ہو جاتی ہے فصل بھی اچھی ہے۔ ٹڈی دل بھی نہیں آتی زمین بھی دریا کے پاس نہیں کہ چوہے آجائیں اور فصل کھا جائیں۔ لیکن اچانک ایک چنگاڑی اڑتی ہے اور کھلیان میں آگ لگ جاتی ہے۔ اب یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ غرض کوئی کام ایسا نہیں جو مکمل طور پر انسان کے اختیار میں ہو۔ ہر ایک کام میں کچھ حصہ قانونِ قدرت یا دوسرے لوگوں کا ہوتا ہے۔ اب انسان کو دوسرے لوگوں کی مدد نہ ملے یا قانونِ قدرت مدد نہ کرے تو وہ کوئی کام نہیں کرسکتا۔ یہ نکتہ ہے جو ہمیں اذان سکھاتی ہے۔ غور تو کرو آخر کتنے کام ہیں جو انسان کے اپنے اختیار میں ہیں۔ تمہیں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ دنیا کے ہر کام میں تعاون اور قانونِ قدرت شامل ہیں گھروں میں دیکھ لو ہمارے لوگ تو تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے جو

### معیشت کا سامان

بنایا تھا۔ یورپ کے لوگ بھی اسے بدل نہیں سکے۔ میاں بیوی دونوں گھر کا کام چلا سکتے ہیں تم بیس نوکر رکھ لو۔ لیکن بیس نوکر وہ کام نہیں کرسکتے جو ایک بیوی کرتی ہے۔ انسان جتنے نوکر رکھے گا اس کا کام بڑھ جائے گا مثلاً گھر میں کپڑا رکھا ہے یا غلہ رکھا ہے۔ اور کسی کے دس نوکر ہیں تو اسے دس آدمیوں کی نگرانی کرنی پڑے گی کہ کہیں وہ روپیہ غلہ یا سامان چرا کر نہ لے جائیں۔ اور اگر سو نوکر ہوں گے۔ تو اسے سو آدمیوں پر نظر رکھنی پڑے گی۔ لیکن بیوی کے پاس انسان بغیر حساب کے روپیہ رکھ دیتا ہے۔ کپڑا رکھتا ہے اور اس کی نگرانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک عورت ہوگی۔ جو اپنے خاوند کے سامان اور روپیہ کی حفاظت میں کوتاہی کرتی ہوگی۔ ورنہ

### گھر کا سارا کام

میاں اور بیوی کے ساتھ چل رہا ہے۔ خاوند سارا روپیہ بیوی کو دے دیتا ہے۔ جب ضرورت ہوتی ہے۔ بیوی روپیہ نکال دیتی ہے۔ غرباء میں تو عام رواج ہے کہ جب بچے کی شادی ہو تو باپ سمجھتا ہے یہ اخراجات کہاں سے لاؤں گا۔ لیکن بیوی سارا انتظام کر دیتی ہے کمانے والے کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ ہمارے پاس کتنا روپیہ ہے لیکن جس کے پاس روپیہ جمع ہوتا ہے وہ فوراً نکال کر دے دیتی ہے اور وہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے پس خدا تعالیٰ نے میاں بیوی کو معیشت کا ذریعہ بنایا ہے۔ ہاں اگر ساتھی اچھا نہیں ملتا تو ساری عمر تلخ ہو جاتی ہے۔ دنیا میں وہ آدمی بھی ہیں جن کی آمد اچھی خاصی ہوتی ہے۔ لیکن بیوی بیوقوف ہوتی ہے ایک شخص کا پانچ روپیہ کی بجائے دس روپیہ خرچ ہوتا ہے تو دوسرے کی بیوی عقلمندی سے دس کی بجائے پانچ روپیہ خرچ کرتی ہے۔ بہرحال دنیا کے

سب کاموں کی بنیاد تعاون پر ہے۔ یورپ امریکہ، ہندوستان اور دیگر ممالک کا تمام نظام تعاون کے ساتھ چل رہا ہے۔ آگے اولاد آجاتی ہے خاندان کا وقار عزت اور شہرت کا تعلق اولاد کے ساتھ ہوتا ہے اگر اولاد بگڑ جائے۔ تو اس خاندان کا وقار عزت اور شہرت قائم نہیں رہ سکتی۔ اب اولاد کا درست رکھنا خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے انسان کے اختیار میں نہیں۔ کسی خاندان کی خواہ کتنی عزت ہو شہرت ہو لیکن اولاد بگڑ جائے تو کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔

## حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ

فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے پنجاب میں خصوصًا سرگودھا میں بعض ایسے خاندان بستے ہیں جو ابوجہل کی نسل میں سے ہیں لیکن ان خاندانوں کے افراد کبھی نہیں بتائیں گے کہ وہ ابوجہل کی نسل میں سے ہیں۔ پھر کئی ماں باپ ایسے ہیں جن کی اولاد خراب ہوتی ہے جن لوگوں کو ان کی اولاد کا علم ہوتا ہے ان کو تو علم ہوتا ہے لیکن وہ دوسروں کو دلیری اور جرأت کے ساتھ کبھی نہیں بتائیں گے کہ فلاں میرا بیٹا ہے بلکہ وہ جانتے ہیں کہ اس سے ان کی بے عزتی ہوگی۔ اب یہ کسی انسان کے اختیار میں نہیں کہ اس کی اولاد ٹھیک ہو۔ اسکے اخلاق اچھے ہوں اور وہ خاندان کی عزت شہرت اور وقار کو رکھنے والی ہو۔ غرض

## الٰہی نظام ہو یا قومی نظام

خدا تعالےٰ کی مدد کے بغیر چل نہیں سکتا۔ جب قوم بگڑتی ہے تو ایک آدمی خواہ کتنی شہرت والا ہو اسے درست نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس میں فرشتوں کا دخل ہوتا ہے اس میں اللہ تعالےٰ کا کام آتا ہے جب خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے تو قومیں درست ہو جاتی ہیں ہم نے تو دنیوی امور میں بھی دیکھا ہے کہ جب خدا تعالےٰ کسی قوم میں بیداری پیدا کرنا چاہتا ہے تو حیرت انگیز طور پر کرتا ہے۔ مثلاً دیکھ لو جرمن قوم کی حالت کس قدر گری ہوئی تھی۔ لیکن اس میں ہٹلر پیدا ہوا اور چند سالوں میں اس نے اپنی قوم کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ یہ انقلاب جو جرمن قوم میں ہوا۔ ہٹلر کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ یہ ایک رَو تھی جو خدا تعالےٰ نے چلائی تھی۔ ٹڈی کو دیکھ لو ہزاروں میل سے آتی ہے۔ ٹڈی سائبیریا سے آتی ہے چین سے آتی ہے یا افریقہ کے جنگلات سے آتی ہے۔ اسے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے اور وہ یکدم ایک ملک میں نمودار ہو جاتی ہے۔ میں نے ٹڈی کے متعلق لٹریچر پڑھا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ٹڈیوں کے درمیان روحانی تاریں چلتی ہیں اور وہ یکدم اربوں ارب کی تعداد میں آجاتی ہیں۔ اور ملک کے ملک کو تباہ کر دیتی ہیں۔ پھر جو زندہ بچتی ہیں وہ واپس چلی آتی ہیں۔ اور وہاں پلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یو۔ این۔ او نے ٹڈی کے متعلق ایک کمیشن مقرر کیا ہے کہ کسی طرح یہ پتہ لگ جائے کہ ٹڈی نے کدھر جانا ہے اور کس وقت جانا ہے۔ کیونکہ وہ ایک نظام کے ماتحت چلتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کہیں آگ لگتی ہے تو کوئی آدمی کہیں بھاگتا ہے اور کوئی آدمی کہیں بھاگتا ہے۔ لیکن ٹڈی ایک نظام کے ماتحت ایک لائن پر چلتی ہے اور پھر واپس ہو کر دو چار سال بعد کسی اور ملک کی طرف نکل جاتی ہے اور اس کے راستے مقرر ہوتے ہیں اور وہ ہمیشہ۔

## ایک قانون کے ماتحت

چلتی ہے پھر شکاری ہے لوگ شکار کے لئے باہر جاتے ہیں شکار بھی ایک خاص قانون کے ماتحت آتا ہے پہاڑوں سے جانوروں کے جھنڈ کے جھنڈ آتے ہیں تلیر اڑتے ہیں۔ تو اڑتے ہیں اور ان کی ڈاریں ایک لائن میں چلتی جاتی ہیں۔ اور اس طرح خاص علاقوں میں شکار پیدا ہو جاتا ہے۔ گویا جانوروں میں الہام کے طور پر کوئی بات آتی ہے اور وہ اڑتے ہیں اور کسی خاص علاقہ کی طرف نکل جاتے ہیں۔ غرض قانون قدرت کا ہاتھ ہر کام میں اتنا نظر آتا ہے کہ اگر ہم اسے نظر انداز کر دیں تو صحیح راستہ سے بھٹک جائیں۔ خصوصًا جماعتی کاموں میں اگر خدا تعالےٰ کی مدد نہ ہو اگر قانونِ قدرت اور تقدیر کا لحاظ نہ رکھا جائے۔ تو ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور جو جماعتیں انبیاء بناتے ہیں۔ ان میں تو جماعتی اثر اتنا ہوتا ہے کہ وہ انبیاء خود اپنی ذات میں ایک جماعت ہوتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ان ابراھیم کان امۃ

(نحل ع ۱۶)

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی ذات میں ایک جماعت تھے پس انبیاء کے کاموں میں اور جماعتی کاموں میں

## خدا تعالےٰ کی مدد

کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے اگر کسی فرد کا کام خراب ہو جاتا ہے تو اس کا اثر اسی کی ذات پر ہوگا۔ لیکن اگر جماعت میں کوئی غلطی پیدا ہوگی تو سارا کام خراب ہو جائے گا۔ بچپن میں ہم ایک کھیل کھیلا کرتے تھے شاید اب بھی بچے کھیلتے ہوں اور وہ اس طرح کہ ہم ایک لائن میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر اینٹیں کھڑی کر دیتے تھے۔ پھر اس لائن سے ایک طرف کھڑے ہو کر ایک اینٹ کو ٹھوکر لگاتے تھے تو وہ اینٹ دوسری اینٹ پر گرتی تھی وہ اینٹ آگے تیسری اینٹ پر گرتی تھی اور پھر وہ چوتھی اینٹ پر گرتی تھی اس طرح ایک خاص نظارہ پیدا ہو جاتا تھا۔ اور وہ ۵۰۔۶۰ اینٹوں کی لائن ساری کی ساری گر جاتی تھی۔ یہی حال جماعت کا ہے۔ ایک آواز آتی ہے۔ اور ساری کی ساری جماعت کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور ایک ٹھوکر لگتی ہے تو ساری کی ساری جماعت گر جاتی ہے۔ ایسے حالات میں خدا تعالےٰ پر نظر رکھنا اور اس پر توکل کرنا بڑا ضروری ہے۔ اور اس میں ذرا بھر کوتاہی کرنا جماعت کی جماعت کو گرا دیتا ہے۔ اب اگر خالص انسانی کارناموں میں خدا تعالےٰ سے استمداد کرنا اثر پیدا کرتا ہے تو خدائی کاموں میں اس سے استمداد کرنا کیوں اثر پیدا نہ کرے گا۔ دنیا میں قومیں گرتی ہی اسلئے ہیں کہ ان کے افراد کام کی عظمت اور اپنی کمزوریوں کو دیکھ کر ہمت ہار بیٹھتے ہیں وہ خدا تعالےٰ کو نہیں دیکھتے اور اس سے استمداد نہیں کرتے۔ اگر تم خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ گے تو تم ضرور کامیاب ہو گے۔ خدا تعالےٰ نے جب خود ایک کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو وہ اسے کیوں پورا نہیں کرے گا۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ

## تم خدا تعالےٰ کا کام کرو

اور وہ اپنا کام نہ کرے۔ جب آپ اپنے کسی نوکر کو کوئی کام کرنے کا حکم دیتا ہے تو اسے اپنے کام کا اپنے نوکر سے زیادہ احساس ہوتا ہے۔ جب امریکہ میں انگریزوں کے خلاف بغاوت ہوئی اور لڑائی شروع ہو گئی۔ تو امریکن بے سر و سامان تھے ملک کے تاجر اور زمیندار اٹھ کھڑے ہوئے تھے کہ وہ اپنا ملک آزاد کرائیں گے۔ ان کے پاس نہ فوج تھی نہ سامانِ جنگ تھا لیکن انگریزوں کے پاس سامانِ جنگ بھی تھا۔ اور فوج بھی اس لئے انگریز انہیں بری طرح مار رہا تھے۔ امریکہ کے باشندوں نے اپنے میں سے بہترین شخص "واشنگٹن" کو اپنا افسر بنایا اور اسے کمانڈر انچیف مقرر کیا۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ اس کے اندر ایک آگ لگی ہوئی تھی اور اسے احساس تھا کہ یہ کام میں نے ہی کرنا ہے وہ دیوانہ وار ادھر ادھر پھرتا تھا۔ اور جہاں سستی پاتا تھا لوگوں میں تقریریں کرکے اور جوش دلا کر انہیں دوبارہ کھڑا کرتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ امریکنوں نے انگریزوں کو ملک سے باہر نکال دیا اور اب امریکہ اتنی بڑی طاقت ہے کہ انگریز غلاموں کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ اسی

## "واشنگٹن" کا ایک لطیفہ

مشہور ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ جس کا کام ہوتا ہے اسے اس کا کتنا احساس ہوتا ہے کسی جگہ پر انگریزوں کے حملہ کا ڈر تھا۔ سپاہیوں کا فرض تھا کہ وہ ایک چھوٹا سا قلعہ تعمیر کریں۔ ایک کارپول جیسے ہمارے ملک کا صوبہ دار ہے ان کا نگران تھا۔ اب کارپورل اور کمانڈر انچیف میں بہت بڑا فرق ہے بظاہر تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہر فرد کو قومی کام کا احساس ہوتا۔ لیکن "واشنگٹن" سمجھتا تھا کہ ہو لوگ کام کا ذمہ دار میں ہوں۔ اسلئے مجھے اس کام کا زیادہ احساس ہونا چاہیئے۔ اس لئے دوسروں کی نسبت اسے کام کا زیادہ خیال رہتا تھا۔ سپاہی قلعہ بنا رہے تھے اور وہ کارپول ان سے کام کروا رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا شاباش بہادرو۔ اینٹیں اٹھاؤ۔ لکڑی اٹھاؤ۔ لیکن وہ خود کام نہیں کرتا تھا۔ اسے اپنے عہدہ کی وجہ سے گھمنڈ اور غرور تھا کہ میں کارپول ہوں اتنے میں ایک بڑا گولہ لکڑی کا آیا جسے انہوں نے چھت پر چڑھانا تھا۔ لیکن آدمی کافی نہیں تھے وہ زور لگاتے تھے لیکن گولہ نیچے گر جاتا تھا۔ کارپول پاس اکڑا ہوا کھڑا تھا۔ اور کہہ رہا تھا شاباش بہادرو زور لگاؤ۔ ہمت کرو۔ اور اس گولے کو چھت پر چڑھا دو۔ اتنے میں ایک سفید گھوڑے پر سوار ایک آدمی پاس سے گذرا۔ اس نے جب یہ نظارہ دیکھا۔ تو پوچھا کیا بات ہے۔

## کارپول نے کہا

یہ بہت ضروری کام ہے جو ہم نے شام تک ختم کرنا ہے لیکن یہ گولہ ہم سے چھت پر نہیں چڑھتا یہ سن کر وہ شخص گھوڑے سے پرے اترا اور سپاہیوں کے ساتھ مل کر اس نے لکڑی کو اٹھایا اور چھت پر رکھ دیا۔ لیکن وہ کارپول پاس کھڑا رہا۔ جب وہ واپس لوٹنے لگا۔ تو کارپول نے خیال کیا میرا فرض ہے کہ اس کا شکریہ ادا کروں۔ چنانچہ اس نے اسے بلایا اور کہا میاں ادھر آؤ۔ جب وہ آیا تو کارپول نے کہا میاں میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم نے قومی کام میں حصہ لیا ہے۔ وہ مسکرایا اور کہا جب بھی تمہیں کوئی مشکل پیش آجائے یا کوئی ایسا کام آجائے جسے کرنا تم پسند نہ کرو تو تم اپنے کمانڈر "واشنگٹن" کو اطلاع دے دیا کرو وہ فورًا حاضر ہو جائے گا۔ وہ کارپول یہ دیکھ کر کہ وہ شخص خود ان کا کمانڈر "واشنگٹن" ہے سخت شرمندہ ہوا۔ واشنگٹن نے کہا محض نعروں سے کام نہیں ہوتا اگر تمہیں یہ احساس ہوتا کہ یہ میرا اپنا کام ہے تو کیا تم اس طرح پاس کھڑے رہتے۔ یہ کام میرا کام ہے اس لئے مجھے اس کا احساس ہے۔ اب کیا تم سمجھتے ہو کہ "واشنگٹن" کو تو اپنے کام کا احساس تھا لیکن خدا تعالےٰ کو اپنے کام کا احساس نہیں یاد رکھو جب بھی تم اس کی طرف متوجہ ہو گے جب بھی تم اس کی طرف رُخ کرو گے اور کہو گے کہ خدایا ہمارے سامنے یہ یہ مشکلات ہیں کام تیرا ہے ہم کرتے تو ہیں لیکن اس کو مکمل کرنے کی ہم میں طاقت نہیں اب تو ہی ہماری مدد فرما۔ تو تم دیکھو گے اس وقت

## خدا تعالےٰ اور اس کے فرشتے

آئیں گے اور یہ کام کر دیں گے۔ گویا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے

ہر کام میں عموماً اور اہم مذہبی اور قومی کاموں میں خصوصاً خدا تعالےٰ کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب اسے مدد کے لئے انسان بلاتا ہے تو وہ اس کی مدد کو آتا ہے۔ جب تم دیکھتے ہو کہ یہ کام ہماری طاقت سے باہر ہے۔ جب تم دیکھتے ہو کہ کامیابی کے تمام راستے ہم پر بند ہو گئے ہیں۔ اور جب باوجود محنت اور زور لگانے کے تم کسی کام کو سرانجام نہیں دے سکتے تو خدا تعالےٰ کو بلاؤ وہ تمہاری مدد کے لئے آئے گا۔ اس نکتہ کو اگر تم مضبوطی سے پکڑ لو گے تو تمہاری تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔ خدا تعالےٰ کی طرف جاؤ اور اس سے مدد چاہو۔ جب تم یہ کہو گے کہ خدایا یہ کام تیرا ہے جب تم دیانتداری سے اپنے فرض کو ادا کر دو گے اور پھر کہو گے کہ خدایا ہم سے جو ہو سکتا تھا وہ ہم نے کر دیا ہے مگر کام ہمارے ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ اے اللہ اب تو آ اور اس کام میں ہماری مدد کر۔ تو پھر یاد رکھو خواہ رات ہو یا دن، صبح ہو یا شام۔ سویرا ہو یا اندھیرا خدا تعالےٰ اور اس کی فوجیں آئیں گی۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کام کو خدا تعالےٰ کا کام سمجھا جائے۔

## ضرورت اس بات کی ہے

کہ تم اپنی ذمہ داری کو ادا کر کے خدا تعالےٰ کی طرف جاؤ اور کہو خدایا ہم میں جتنی طاقت تھی اس کے مطابق ہم نے کام کیا ہے۔ لیکن یہ کام ہماری طاقت سے بالا ہے۔ اور ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ اب تو مدد کرے تو ہم اس کام کو کر سکتے ہیں۔ پھر دیکھو گے کہ خدا تعالےٰ کس طرح تمہاری مدد کو آتا ہے۔ یہ ایک نکتہ ہے جو ہمیں اذان سکھاتی ہے تم اس نکتے کو مشعلِ راہ بناؤ اور اس کے مطابق اپنی اصلاح کرو۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالےٰ کی مدد کیسے آتی ہے۔

(الفضل ۵ر دسمبر ۱۹۵۱ء)

## ولادتیں

۱۔ مورخہ ۲۲ر اگست کو اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت و تندرستی اور قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار عبد السلام درویش قادیان

۲۔ مورخہ ۲۲ر اگست کو میرے عزیز بابو انوار الحق صاحب سلمہ کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ نومولود کی عمر دراز کرے اور انشاء اللہ خادم دین بنائے۔ احباب جماعت و درویشان حضرات سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید نصیر الدین احمد از پٹنہ

## درخواستہائے دعا

(۱) ناظرین بدر اور درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے کہ خاکسار کا جوان لڑکا جو میٹرک میں پڑھتا تھا راجوری میں کسی نامعلوم حادثے سے دریا برد ہو کر وفات پا گیا ہے۔ اس المناک حادثے کی وجہ سے خاکسار کی اہلیہ سخت پریشان رہتی ہے۔ چیختی چلاتی نہیں صرف صدمہ سے مغموم ہے۔ اور کمزور ہو رہی ہے۔ نیز دو چھوٹے بچے ان دنوں بوجہ چیچک بیمار ہیں اور سخت بخار ہے۔ دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ درد دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ بچوں کی والدہ اور بچوں کو محفوظ رکھے۔ اور صحت عطا فرمائے۔

خاکسار غلام احمد شاہ مبلغ جماعت احمدیہ کنہ پورہ کشمیر۔

(۲) خاکسار کی پہلی بیوی فوت ہو جانے کے بعد مورخہ ۱۲/۸/۵۹ کو دوسری شادی کی ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے۔ آمین۔

طالب دعا خاکسار محسن خان احمدیہ مبلغ انکیر ننگ (اڑیسہ)

(۳) ناصر احمد صاحب پال سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میری بچی بعمر تین سال ابھی چلنے سے معذور ہے۔ سخت پریشانی ہے علاج برابر کر رہے ہیں۔ کوئی افاقہ نظر نہیں آ رہا۔ تمام احباب جماعت میری بچی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں۔

(۴) میرے بھائی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مشرقی افریقہ کی اہلیہ بعارضہ ٹی بی بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرماتے رہیں کہ مولا کریم جلد شفایاب فرما دے۔

خاکسار محمد ابراہیم درویش ٹیلر ماسٹر قادیان

(۵) میرے بڑے بھائی صاحب کو ملازمت میں ترقی کے سلسلہ میں بعض مشکلات کا سامنا ہے۔ احباب کرام سے ان کے ازالہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار بشیر الدین سونگھڑوی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان۔

(۶) میرے ایک عزیز پر چوری کے سلسلہ میں آجکل مقدمہ چل رہا ہے۔ اور کیس لمبا ہوتا جا رہا ہے جس سے اُن کو اور اُن کے گھر والوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہو رہا ہے۔ احباب اُن کی باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار قاضی عبد الحمید درویش قادیان

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق

## ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان ۲۵ر اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو ڈاکٹری رپورٹیں ہفتہ زیرِ رپورٹ اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے (ادارہ)

ربوہ ۱۷ر اگست (بوقت سوا دس بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت اعصابی بے چینی کے باعث کافی خراب رہی رات نیند آ گئی آج صبح طبیعت عام طور پر نسبتاً بہتر ہے۔

ربوہ ۱۸ر اگست۔ (بوقت دس بجے صبح) کل دوپہر تک تو حضور کی طبیعت کچھ بہتر رہی مگر دوپہر کے بعد سے شام تک شدید اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی رات نیند آ گئی آج صبح سے طبیعت بہت بے چین ہے۔

ربوہ ۱۹ر اگست (بوقت سوا دس بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت اعصابی بے چینی کے باعث بہت خراب رہی رات نیند آ گئی مگر آج صبح سے پھر بے چینی کی شکایت ہے (الفضل ۲۰ر اگست)

ربوہ ۲۰ر اگست۔ کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اعصابی بے چینی کی وجہ سے خراب رہی رات نیند آ گئی آج صبح سے بے چینی کی تکلیف ہے (الفضل ۲۱/۸/۵۹)

اخبار الفضل ۲۱ر اگست میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز علاج کی غرض سے کراچی تشریف لے گئے (جس کا مطلب یہ ہے حضور انور ۲۰ر اگست کو ربوہ سے روانہ ہوئے)

کراچی ۲۲ر اگست (بوقت سوا نو بجے صبح) کل دس بجے حضور اقدس معہ خدام اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیریت کراچی پہنچ گئے۔ راستہ میں گاڑی کے جھٹکوں اور شور کے باعث حضور بالکل آرام نہ فرما سکے اور اس وجہ سے طبیعت بے چین رہی۔

کراچی پہنچ کر بھی اعصابی ضعف اور نسیان کی کیفیت رہی۔ بعد دوپہر حضور نے چند گھنٹے آرام فرمایا۔ اس کے بعد طبیعت کچھ بحال ہو گئی مگر پھر رات کے وقت بے چینی شروع ہو گئی۔ رات نیند کم آئی۔ صبح سے بے چینی ہے۔ (الفضل ۲۳/۸/۵۹)

کراچی ۲۳ر اگست (بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح بذریعہ فون) کل دن بھر حضور کو شدید قسم کی اعصابی بے چینی رہی۔ پرسوں اور کل ڈاکٹر جمال صاحب نے حضور کا معائنہ کیا۔ کل خون ٹیسٹ (Test) کیا گیا۔ اور کل سے مالش کے ذریعہ رات کو فزیوتھریپی (Physiotherapy) شروع کر دیا گیا ہے۔ رات نیند اچھی طرح نہ آئی۔ آج صبح سے بے چینی ہے۔

احباب جماعت خاص طور پر دعاؤں میں لگے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کراچی کا سفر بابرکت فرمائے۔ اور حضور کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین (ضمیمہ الفضل مورخہ ۲۳ر اگست ۱۹۵۹ء)

# وفات مسیح کے موضوع پر

## بھاگلپور میں غیر احمدی علماء کیساتھ دلچسپ تبادلۂ خیالات

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم بھاگلپور

کچھ عرصہ قبل ہماری جماعت کی طرف سے غیر احمدی علماء کو ایک انعامی چیلنج دیا گیا۔ اور پانچ ہزار روپے انعام اس شرط پر رکھا کہ اگر کوئی شخص قرآن کریم کی بسم اللہ کی ب سے لے کر والناس کی س تک کسی بھی جگہ سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مع جسم عنصری زندہ آسمان پر جانا اور پھر آسمان سے اترنا ثابت کر دے۔

یہ چیلنج خاکسار نے اپنی لائبریری کے سامنے ایک تختہ سیاہ پر موٹے حروف میں لکھ کر لگایا ہوا تھا۔ یہ خبر شہر میں بجلی کی طرح پھیل گئی۔ اور اندر ہی اندر لوگوں میں چہ میگوئیاں ہوتی رہیں۔

آخر بعض غیر احمدی احباب کو انعام کے لالچ نے آمادہ کر دیا کہ وہ اپنے علماء کو طوعاً و کرہاً میدان میں لائیں۔ چنانچہ ۲۸ر جولائی کی شام کو ایک مختصر سے مجمع میں امن اور شرافت کی فضاء میں شرائط طے ہوئیں۔ اور مورخہ ۲۹ر جولائی کو قریباً ستر اسّی احباب میں مع چار علماء کرام ۱۔ مولوی ساجد اللہ صاحب فاضل ۲۔ مولوی شاہجہان صاحب فاضل ۳۔ مولوی شاہ ریاض صاحب مبلغ جماعت اسلامی ۴۔ مولوی حافظ محمد یوسف صاحب یہ تقریب عمل میں آئی۔

غیر احمدی احباب کی طرف سے مولوی ساجد اللہ صاحب گفتگو کے لئے مقرر ہوئے۔ اور ان کے ساتھ معاون کی حیثیت سے مولوی شاہجہان صاحب مع اپنے بستر کے موجود تھے۔ مولوی شاہجہان صاحب کچھ اس قدر گرم مزاج واقع ہوئے ہیں کہ پہلے اپنے ہی احباب پر برس پڑے کہ ایسی شرائط کیوں طے کی گئی ہیں۔ اور یہ بھی کہ ہم اس بات کو کیوں ثابت کریں۔ جو اس بات کے مدعی ہیں وہ ثابت کریں۔ حالانکہ احمدی تو حیات مسیح کے اور پھر اُن کے نزول کے قائل ہی نہیں۔ خیر انہیں میں سے ایک دوست جو کہ بنگلور کے رہنے والے تھے اور عربی کے ایم۔ اے تھے۔ انہوں نے مولوی صاحب کو برجستہ جواب دیا کہ اگر آپ لوگوں کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے تو معاملہ ہی صاف ہے۔ اور اگر ہے تو پیش کرنے میں کیوں لیت و لعل کر رہے ہیں۔ اس کے بعد مولوی ساجد اللہ صاحب نے مولوی صاحب کو خاموش کیا اور میرے ساتھ مخاطب ہوئے۔

### آغاز گفتگو

مولوی ساجد اللہ صاحب: ہر ایک بات کا بات صرف قرآن سے ثابت کرنا مشکل ہے۔

خاکسار۔ ہم کب اس بات کے مدعی ہیں کہ ہر ایک بات صرف قرآن سے ہی تفصیلی طور پر ثابت ہوتی ہے قرآن کریم کی آیات دو قسم کی ہیں ایک محکمات اور دوسری متشابہات۔ اور بعض احکام کا بعض سے استنباط کیا جاتا ہے۔ اور اصل تفصیل احادیث صحیحہ سے ملتی ہے۔ مگر مولانا آپ جس بات کو یہاں ثابت کرنے آئے ہیں وہ چیلنج اور تحریر آپ کے پاس پہنچا ہے اور اس میں شرط صرف قرآن کی ہے۔ اگر آپ یہ شرط قرآن سے پوری نہیں کر سکتے تو پھر یہاں تشریف لانے کا کیا مطلب؟ ہم نے یہ سوال آپ کی خدمت نہیں بھجوایا کہ آیا قرآن کریم سے یہ بات تفصیل کے ساتھ ثابت ہوتی ہے کہ نہیں۔

مولوی صاحب۔ آپ نے جو صرف قرآن کی شرط لگائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگ حدیث کے منکر ہیں۔

خاکسار۔ قرآن کریم کے بعد حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا یقین اور ایمان ہے۔ اور جو حدیث کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک بہت بڑی غلطی پر ہے۔ اس لئے آپ ادھر اُدھر کی باتوں میں وقت ضائع نہ کریں اور ساتھ ہی اصل موضوع سے بھی ہٹنے کی کوشش نہ کریں۔

مولوی صاحب۔ خیر ہم زیادہ اُلجھتے نہیں اور صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے اقرار کرتے ہیں۔ کہ صرف قرآن سے یہ بات ثابت نہیں کر سکتے۔ ہاں اگر آپ شرط میں حدیث کا لفظ بڑھا دیں تو ہم ثابت کر دیں گے۔

خاکسار۔ براہ مہربانی ایک بار اس بات کا اقرار کر دیں تاکہ حاضرین پر یہ بات اچھی طرح واضح ہو جائے کہ آپ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا مع جسم عنصری آسمان پر زندہ موجود ہونا قرآن کریم سے ثابت نہیں کر سکتے۔ تب مولوی صاحب نے دوبارہ اقرار کیا مگر حدیث کی رٹ ساتھ قائم رکھی۔ اسی طرح تیسری مرتبہ اقرار کروا لیا گیا۔

### اتمام حجت

اس کے بعد خاکسار نے بآواز بلند مولوی صاحب کو مخاطب کیا اور کہا کہ حدیث کے معاملہ میں بھی آپ لوگ پورے نہیں اُتر سکتے۔ اور ہمارا یہ مطالبہ کبھی پورا نہیں کر سکتے۔ اور اگر کر سکتے ہیں تو وہ حدیث پیش فرما دیں۔

مولوی صاحب۔ ہاں ہم پیش کریں گے۔ مگر بات تحریری طور پر ہونی چاہیئے۔

خاکسار۔ پیش کریں گے والا معاملہ مستقبل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے آپ حال کی بات کریں پہلے آپ زبانی گفتگو فرمائیں تاکہ حاضر الوقت لوگ ہم لوگوں کی آمد سے کچھ نہ کچھ تو فائدہ اُٹھا سکیں۔ پھر اگر ضرورت ہوئی تو تحریری بھی ہو جائے گا۔

### حاضرین پر اثر

مولوی صاحب کو بے ٹھکانہ دیکھ کر مجمع اکھڑنے لگا اور مولوی صاحب بھی فرار اختیار کرنے لگے۔ تب خاکسار نے مزید مولوی صاحب کو مخاطب کر کے عرض کیا۔

اب آپ لوگ تو حیات مسیح ثابت نہیں کر سکے اور لوگوں کو بھول بھلیوں میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آؤ ہم آپ لوگوں کو قرآن کریم سے مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کر کے بتاتے ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے حسب ذیل آیات قرآنی مع قدرے تفصیل کے بیان کیں:۔

**خاکسار کی طرف سے پیشکردہ دلائل قرآنی**

(۱) سورۃ آل عمران کی آیت وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ الآیہ

سورۃ مائدہ کے آخری رکوع کی آیت:۔

(۲)... فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ الآیہ۔

(۳) سورۃ آل عمران کی یہ آیت کریمہ:۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ۔ الآیہ

(۴) سورۃ انبیاء کی آیت وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ اَفَاْئِنْ مِّتَّ فَھُمُ الْخٰلِدُوْنَ۔

میں نے بتایا کہ ان میں سے پہلی آیت کریمہ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے خدا تعالےٰ کی طرف سے طبعی وفات اور آپ کے رفع کے وعدے کا ذکر کیا گیا ہے۔ دوسری آیت میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا عالم برزخ میں خود اقرار۔ کہ جب تو نے مجھے وفات دے دی تیسری آیۃ کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل جتنے رسول آئے وہ سب وفات پا چکے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل رسولوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی ہیں۔ چوتھی آیت خدا تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کسی دوسرے شخص کو حضور سے قبل دیر تک دنیا میں رکھنے سے غیرت کا اظہار فرماتا ہے۔ تو پھر سے

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہ جہاں ہمارا

### مولوی صاحب کے مضحکہ خیز جوابات

پہلی آیت کے بارہ میں مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اس میں تقدیم و تاخیر ہے۔ اس طرح کہا کہ رفع کے معنی آسمان پر اُٹھا لینے کے ہیں۔

میں نے کہا کہ اول تو رفع کے معنے آسمان پر اُٹھانے کے نہیں۔ دوسری آیت کریمہ میں ورافعک الیّ ہے اور ظاہر ہے کہ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ اور اگر رفع کے معنی آسمان پر اُٹھانے کے ہیں تو اس قسم کے الفاظ حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں بھی آئے ہیں (اس پر جھٹ مولوی صاحب کہنے لگے کہ وہ بھی زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ گویا یک نہ شد دو شد)

اس طرح دوران گفتگو میں تمام شہداء کے متعلق بولے کہ اس جسم سمیت آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اسبات کی تائید میں "بل احیاءٌ" اور "عند ربھم یرزقون" کے الفاظ پیش کئے۔

جواب میں جب میں نے کہا کہ اس سے مراد تو اعلےٰ درجہ کی روحانی زندگی اور اسی قسم کی غذا ہے نہ اس جہان کی طرح کی زندگی اور غذا۔ تو بولے کہ یہ "روحانی" "روحانی" آپ کیا کہہ رہے ہیں (گویا مولوی صاحب بچارے علم دین سے اس قدر بے بہرہ ہیں کہ روحانی اور جسمانی حیات کو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون)

آخر میں تنگ آ کر پیچھا چھڑانے کے لئے بڑی محبت اور صلح کے انداز میں مولوی صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ اچھا آپ لوگ اپنے پیش کردہ دلائل اور ترجمہ تحریر کر دیں ہم لوگ آپ کے مضمون کو اخبار میں شائع کر دیتے ہیں۔ لوگ اس پر خود ہی غور کر لیں گے۔ اور حق و باطل واضح ہو جائے گا

اس پر خاکسار نے جملہ آیات مع ترجمہ کے لکھ کر دے دیں۔ اور حاضرین کو مزید تحقیقات مطالعہ اور دعا کی طرف توجہ دلائی۔ اس طرح پانچ گھنٹہ کے بعد یہ مجلس برخواست ہوئی۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

اس موقعہ پر خاکسار کے ہمراہ مقامی جماعت کے سات احمدی احباب بھی تشریف لے گئے تھے فجزاھم اللّٰہ احسن الجزا۔

# جماعت احمدیہ کے متعلق علامہ نیاز فتحپوری کا محققانہ تبصرہ

## احمدی معتقدات میں مجھے کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی جو جمہور مسلم کے معتقدات کے منافی ہو

## میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے آپ نے مہدیت کا دعویٰ ایسے وقت میں کیا جب قوم کی اصلاح کیلئے ایک ہادی و مرشد کی سخت ضرورت تھی

## احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح و روشن ہیں کہ اس کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے

رسالہ "نگار" لکھنؤ کی تازہ اشاعت بابت ماہ اگست میں "ملاحظات" کے تحت اوّل نمبر پر بعنوان "احمدی جماعت" علامہ نیاز فتحپوری کا ایک مبسوط محققانہ نوٹ شائع ہوا ہے جسے ذیل میں بغیر کسی قسم کے مزید تبصرہ کے بجنسہٖ نقل کیا جاتا ہے۔ علامہ موصوف کا یہ قابل قدر نوٹ جہاں احباب جماعت کی دلچسپی کا باعث ہے وہاں جماعت سے اختلاف رکھنے والے تمام علماء امت کو دعوت دیتا ہے کہ اگر وہ بھی تحقیق حق کی نیت سے احمدیت کا مطالعہ کریں تو بفضلہ تعالیٰ ان پر بھی اس مقدس اور برگزیدہ جماعت کی صداقت کے نشان ظاہر ہوں گے۔ وباللہ التوفیق۔ (یہ نوٹ پہلے) طباعت اچھی نہ ہونے کے باعث اسے دوبارہ شریک اشاعت کیا جاتا ہے (ادارہ)

## ملاحظات!

### احمدی جماعت

اب سے تقریباً ۴۰ سال پہلے کی بات ہے جب مناظرہ کی ایک کتاب "سرمہ چشم آریہ" میری نگاہ سے گذری اور یہ تھا میرا اوّلین غائبانہ تعارف اس کتاب کے مصنف جناب مرزا غلام احمد صاحب (بانی جماعت احمدیہ) سے۔ میرے والد کو اس فن سے خاص دلچسپی تھی۔ اور یہ کتاب انہی کے اشارہ سے میں نے پڑھی تھی۔

یہ زمانہ میری طالب علمی کا تھا۔ اور بعض معقولی اساتذہ کے زیر اثر مذہب کا مجادلانہ ذوق میرے اندر بھی نشوونما پا رہا تھا۔ اس لئے یہ کتاب مجھے پسند آئی اور بار بار میں نے اس کا مطالعہ کیا لیکن یہ مطالعہ صرف کتاب ہی تک محدود رہا۔ اور خود مرزا صاحب کی شخصیت یا ان کی مذہبی تبلیغ و اصلاح پر غور کرنے کا موقعہ مجھے نہ مل سکا۔ کیونکہ اس کی اہلیت و فرصت دونوں مجھے حاصل نہ تھیں یا اوّل تو میں کمسن تھا۔ دوسرے درس نظامی کی "قال اقول" اور اس کی روایت پرستانہ گرفت سے کہاں چھٹکارا تھا کہ میں آزادی کے ساتھ کسی مسئلہ پر غور کر سکتا۔ تاہم یہ کتاب مرزا صاحب کی وسعت مطالعہ اور قوتِ استدلال کا بڑا گہرا اثر میرے ذہن و فکر پر چھوڑ گئی۔ اور عرصہ تک میں اس سے متاثر رہا۔ مجھے نہیں معلوم کہ احمدی تحریک کا آغاز اس وقت تک ہو چکا تھا یا نہیں اور اگر ہو چکا تھا تو اس کے مقاصد و دعاوی کیا تھے۔ لیکن اس کے بعد ضرور کوئی نہ کوئی آواز اس جماعت کے متعلق میرے کانوں میں پڑ جاتی تھی۔ اور وہ آواز بیشتر مخالفانہ ہوتی تھی۔

زمانہ گذرتا گیا اور ختم تعلیم کے بعد بھی عرصہ تک میں احمدی تحریک سے بے خبر رہا۔ لیکن اس دوران میں بعض ایسی کتابیں ضرور میری نگاہ سے گذرتی رہیں جو اس تحریک کی مخالفت میں شائع ہوئیں۔ اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ میں ان سے متاثر بھی ہوا۔ لیکن یہ تاثر زیادہ تر سلبی قسم کا تھا ایجابی نہ تھا۔ کیونکہ جو کچھ میں نے سنا وہ مخالفین کی زبان سے سنا۔ خود اس جماعت کے لٹریچر کی طرف سے میں بالکل خالی الذہن تھا۔

ان کتابوں نے بعض عجیب و غریب باتیں میرے ذہن نشین کرا دی تھیں۔ مثلاً یہ کہ جماعت اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتی۔ ان کی مسجدیں اور نمازیں جمہور سے علیحدہ و مختلف ہیں۔ وہ غیر احمدی جماعتوں سے رشتہ مصاہرت بھی قائم نہیں کرتے۔ نیز یہ کہ مرزا صاحب ختم نبوت کے قائل نہ تھے۔ اپنے آپ کو مثیلِ مسیح یا مہدی موعود کہتے تھے۔ وحی و الہام کا مہبط بھی قرار دیتے تھے۔ اور برطانوی حکومت کی حمایت حاصل کرنا ان کی تحریک کا حقیقی مقصد تھا۔

اس میں شک نہیں ان میں سے بعض باتیں مجھے پسند نہیں آئیں اور میں اس تحریک کو بہ نظرِ استخفاف دیکھتا رہا۔ لیکن جب اس کے بعد میں نے دائرۂ تقلید و روایات سے ہٹ کر غائر مذاہب کا مطالعہ شروع کیا اور انہی علماء اسلام کے افعال و کردار کو سامنے رکھا جو اس تحریک کے سخت دشمن تھے تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر احمدی جماعت گمراہ ہے تو غیر احمدی جماعتیں اور اُن کے اکثر علماء (خواہ وہ سنی ہوں یا شیعہ، مقلد ہوں یا غیر مقلد، اہلِ قرآن ہوں یا اہلِ حدیث) کہیں زیادہ گمراہ ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ کو خاتم النبیین ماننے کے بعد بھی وہ اسوۂ نبوی کا اتنا احترام نہیں کرتے جتنا احمدی جماعت باوجود انکار ختم نبوت کے، (حالانکہ یہ الزام صحیح نہیں) کرتی ہے۔

اگر اسلام کی صحیح روح محض بلندیٔ اخلاق و انسانیت پرستی ہے جس کا تعلق یکسر عملی زندگی سے ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمانوں کی ایک بے عمل جماعت کو تو ہم سچا مسلمان سمجھیں اور دوسری باعمل جماعت کو کافر و غیر مسلم قرار دیں محض اس لئے کہ اس کا بانی و موسس کچھ ایسی باتیں کہتا ہے جو ناقابلِ قبول معلوم ہوتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں جو چند مخصوص شعائر و معتقدات نہ رکھتا ہو۔ لیکن حقیقی مقصود محض اصلاح اخلاق ہے اور عبادات و معتقدات صرف ذریعہ ہیں۔ تمدن و معاشرہ کی تنظیم اور اخوت و انسانیت کی ترویج و اشاعت کا۔

پھر اس حقیقت کے پیشِ نظر آپ مسلم جمہور اور ان کے علماء کے حالات و کردار کا مطالعہ کریں گے تو صورتِ حال بالکل "واژگوں" نظر آئے گی۔ کیونکہ ان کے نزدیک اسلام کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ چند ما بعد الطبیعاتی عقائد کو تسلیم کر کے رسمی عبادت کر لی جائے۔ اور ہیئت اجتماعی کے مسائل خیر و فلاح کو خدا پر چھوڑ دیا جائے حالانکہ خدا نے یہ چیز خود انسان پر چھوڑ دی تھی۔

### (لیس للانسان الا ما سعی)

اس سلسلہ میں جب میں نے مسلمانوں کی دوسری جماعتوں کا مطالعہ کیا تو عملی زندگی اور اصلاحی جدوجہد کے لحاظ سے کئی جماعتیں سامنے آئیں۔ بوہرہ۔ میمن۔ خوجہ۔ بہائی اور احمدی۔ ان میں سے اول الذکر تین جماعتوں کو میں نے نظر انداز کر دیا۔ کیونکہ وہ ایک مخصوص دائرہ کے اندر محدود ہیں۔ جس میں کوئی غیر شخص داخل نہیں ہو سکتا۔ بہائیوں کا دائرۂ عمل بےشک زیادہ وسیع ہے۔ اور عقائد سے قطع نظر بحیثیت اخلاقی حیثیت سے اس کی وسعتِ نظر مجھے پسند آئی۔ لیکن چونکہ یہ عجمی تحریک ہے اور سرزمینِ ہند سے اس کا کوئی تعلق نہیں اس لئے اس کی کامیابی یہاں مجھے مستبعد نظر آئی۔ اب رہ گئی تھی صرف احمدی جماعت سو بے اختیار میرا جی چاہا کہ ان کی زندگی کا قریب تر مطالعہ کرنے کی غرض سے خود قادیان جاؤں لیکن افسوس ہے کہ یہ ارادہ فی الحال پورا نہ ہو سکا (ممکن ہے کبھی پورا ہو جائے) اور ان کا لٹریچر فراہم کر کے اس کا مطالعہ شروع کیا۔

پھر میں تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ از اوّل تا آخر میں نے ان کا سارا لٹریچر پڑھ لیا ہے۔ لیکن جتنا کچھ میسر آیا وہ بھی نتیجہ تک پہنچنے اور صحیح رائے قائم کرنے کے لئے کافی تھا۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے ان کے معتقدات میرے سامنے آئے۔ اور ان میں کوئی بات مجھے ایسی نظر نہ آئی جو جمہور مسلم کے معتقدات کے منافی ہو۔ یعنی مسلمان ہونے کی جو شرطیں دوسری مسلمان جماعتوں میں ضروری قرار دی جاتی ہیں وہی اُن کے یہاں بھی ہیں۔ اور ان کے اس عقیدہ کو نظر انداز کر دیا جائے۔ کہ مرزا غلام احمد مثیلِ مسیح یا مہدی موعود تھے۔ تو تمام عقائد و شعائر میں یکساں ہیں۔ میں نے ان کی تفاسیر دیکھیں ان کا استناد بالاحادیث دیکھا

کی کتب تاریخ وسیر کا مطالعہ کیا لیکن ان میں کوئی بات ایسی نظر نہیں آئی جو مسلمۃ جمہور کے خلاف ہو۔ یہاں تک کہ انکارِ ختمِ نبوت کا الزام بھی مجھے بالکل غلط نظر آیا۔

رہا دعوےٰ مہدویت سو اس سے انکار کی بھی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ جبکہ خود کلام مجید سے ہر زمانہ اور ہر قوم میں کسی نہ کسی ہادی و مصلح کا پیدا ہونا ثابت ہے۔ اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے وہ واقعی اپنے آپ کو مہدی موعود سمجھتے تھے۔ اور یقیناً انہوں نے یہ دعوےٰ ایسے زمانہ میں کیا جب قوم کی اصلاح و تنظیم کے لئے ایک ہادی و مرشد کی سخت ضرورت تھی۔

علاوہ اس کے دوسرا معیار جس سے ہم کسی کی صداقت کو جانچتے ہیں نتیجۂ عمل ہے۔ سو اس باب میں احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح و روشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اس وقت دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں اور انہوں نے خاص عزت و وقار نہ حاصل کر لیا ہو۔ پھر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کامیابیاں بغیر انتہائی خلوص و صداقت کے آسانی سے حاصل ہو سکتی تھیں۔ کیا یہ جذبہ خلوص و صداقت کسی جماعت میں پیدا ہو سکتا ہے اگر اسے اپنے ہادی و مرشد کی صداقت پر یقین نہ ہو۔ اور کیا وہ ہادی و مرشد اتنی مخلص جماعت پیدا کر سکتا تھا۔ اگر وہ خود اپنی جگہ صادق مخلص نہ ہوتا۔

بہرحال اس سے انکار ممکن نہیں۔ کہ مرزا صاحب بڑے مخلص انسان تھے۔ اور یہ محض ان کے خلوص کا نتیجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی بے عمل جماعت میں عملی زندگی کا احساس پیدا ہوا۔ اور ایک مستقل حقیقت بن گیا۔

دمید دانہ و بالید و آشیانگر شد

ماہنامہ نگار لکھنؤ
بابت اگست ۵۹ء
نمبر ۲ و نمبر ۳

# وقت کی پکار

(بقیہ صفحہ ۲)

چنانچہ قرآن کریم میں صاف لفظوں میں فرمایا کہ

"ان علینا للھدیٰ"

کہ انسان کو ہدایت دینا اور ہر زمانہ میں اس کی رہنمائی کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ جب سے اس دنیا میں انسان آباد ہوا اس کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ پھر قرآن کریم ضرورت زمانہ کے مطابق لوگوں کی ہدایت کے سامان پیدا کرنے کو نہ صرف ضروری قرار دیتا ہے۔ بلکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اگر ایسا انتظام نہ ہوتا تو بندوں کا حق ہوتا کہ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ پر اعتراض کرتے کہ جب ان کے پاس ہادی ہی نہیں بھیجے تو وہ ان سے جواب کیوں طلب کرتا ہے (طٰہٰ ع)

جب یہ صورت ہے کہ نہ صرف پرانی مقدس کتابوں میں ہر زمانہ میں آسمانی مصلحین کے ذریعہ دنیا کی اصلاح وارشاد کے سامان کئے جانے کا خدائی وعدہ ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی آخری کتاب قرآن پاک میں بھی یہ وعدہ دیا گیا ہے تو اس بات پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا اس زمانہ کا مصلح پیدا نہیں ہوا؟ ورنہ خدا کے صادق الوعد ہونے پر بہت بڑا حرف آتا ہے۔!

اس بات کو چاہے کوئی قبول کرے یا اس سے انکار کرے سچ تو یہ ہے کہ گیتا میں کیا گیا وعدہ سچا تھا اور قرآن کریم کی تصدیق برحق تھی۔ اس وعدہ کے مطابق سرزمین ہند میں قادیان کی مقدس بستی میں آج سے پون صدی پہلے خدا تعالےٰ کا وہ برگزیدہ انسان آگیا۔ اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب نے خدا تعالےٰ سے حکم پاکر اس بات کو علی الاعلان پیش کیا کہ میرے ذریعہ تمام مذاہب کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ جن کے ذریعہ آخری زمانہ میں مصلح کی آمد کی خبر مختلف رنگوں میں دی گئی تھی۔ اور بتایا کہ جس طرح سائنس کی ترقی کے نتیجہ میں اس وقت ساری دنیا ایک شہر کی مانند ہوگئی ہے۔ اور دنیا کا کوئی حصہ بھی اپنی انفرادی حیثیت کچھ نہیں ہے۔ اسی طرح اب تمام نوع انسان کی روحانی اصلاح و بہبود کے لئے اسے ایک ہی ہاتھ پر جمع ہونے کی ضرورت ہے۔ اس طرح آپ نے موعود اقوام ہونے کا دعوےٰ کیا اور ایسے وقت دنیا کو روحانیت کی دعوت دی۔ جب فی الواقع دنیا کو اس کی ضرورت تھی۔ مگر افسوس کہ اپنی پرانی عادت کے مطابق دنیا نے آپ کی آواز کی قدر نہ کی۔ اور سوائے ایک قلیل جماعت کے باقی سب مخالف ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی صداقت کے لئے بڑے بڑے نشان دکھائے۔ جو بعض لوگوں کی ہدایت اور دوسروں کے لئے اتمام حجت کا موجب ہوئے۔ اور باوجود شدید مخالفت کے خدا تعالےٰ نے آپ کے ذریعہ ایک عظیم روحانی انقلاب کی بنیاد ڈال دی۔ اور اس وقت تک آپ اس جہان سے رخصت نہ ہوئے جب تک کہ اپنے پیچھے مقدسوں کی ایک فعال جماعت نہ چھوڑ گئے۔ آپ کی وفات کے بعد بھی ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہو کر اپنے روحانی کام کو اپنی طاقت کے مطابق وسیع سے وسیع تر کرتی چلی گئی۔ ادھر خدائے قادر و توانا کی تائید و نصرت برابر اس کے شامل حال رہی اُن کا ہر قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ اس کے فضل سے آج اس جماعت کی شاخیں ساری دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ اور نیکی اور صلاحیت کی تبلیغ اور آپ کے عملی نمونہ کے متعلق اپنے اور بیگانے سبھی اس کے حق میں رطب اللسان ہیں۔

الغرض دنیا کو اخلاقی پستی کے گڑھے سے نکال کر روحانیت کے بلند مینار پر پہنچانے کے لئے آج سے ہزاروں ہزار سال پہلے جو وعدہ گیتا میں دیا گیا تھا۔ سچے وعدوں والے نے اس زمانہ میں بھی پورا کر دکھایا اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وجود میں دنیا نے گذرے ہوئے رشیوں اور ولیوں کے زمانہ کا نمونہ دیکھ لیا۔

پس مبارک ہے وہ شخص جو وقت کی پکار کو سنتا اور اس کے مطابق اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے اُن ذرائع کو عمل میں لانے کی کوشش کرتا ہے جو مناسب حالی ہیں۔

# آچاریہ ونوبا بھاوے اور قرآن

اسی پرچہ میں دوسری جگہ جماعت اسلامی کی طرف سے ونوبا بھاوے کو قرآن کریم کی تلاوت سے روکنے کی خبر اور اس پر مختلف اخبارات کے تبصرے دیئے جا رہے ہیں اسلام کی عالمگیر دعوت اور اسکے وسیع دائرہ تبلیغ کے لحاظ سے جماعت اسلامی کا یہ قدم کس قدر افسوسناک ہے دیکھیا آپ نے کہ جماعت احمدیہ اور دوسری جماعتیں غیرمسلموں پر جو اسلامی نقش قائم کرتی ہیں یہ جماعت کس سرعت سے اس کو مٹانے کے لئے آگے آتی ہے۔ یہ تو آج تک سننے میں نہیں آیا کہ اس جماعت نے غیرمسلموں میں تبلیغ اسلام کی ہو۔ لیکن قرآن پڑھنے سے ممانعت کی خبر سن لی۔ اگر ان کا اسلام یہی ہے تو معلوم نہیں کہ پھر غیرمسلموں کو کس طرح قرآن پڑھایا جاسکے گا۔ آج جو مستشرقین قرآن کریم اور اسلام پر بڑی بڑی ریسرچ کر رہے ہیں یقین ہے کہ جماعت اسلامی کے دور (؟) میں یہ سلسلہ حکماً و جبراً بند کر دیا جائے گا۔

اسلام تو ایک تبلیغی مذہب ہے دنیا کے ہر خطہ میں بسنے والا انسان اس کی دعوت کا مخاطب ہے اس کی تعلیم پختہ دلائل اور پُرحکمت براہین پر مشتمل ہے۔ اپنی غیر معمولی قوت مؤثرہ کے باعث ہر زمانہ میں مخاطبین کے دلوں کو اپنی طرف کھینچتی چلی گئی ہے۔ اسکی عالمگیر دعوت کی بناء پر یہ بات گویا مبلغین اسلام کے فرائض میں داخل سمجھی جاتی ہے کہ وہ اس سے امن بخش پیغام کو بغیر کسی امتیاز کے ہر شخص کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ آغاز اسلام سے اب تک اسلام کی دعوت اور تبلیغ کا کام اسی نہج پر ہوتا چلا آیا ہے۔ جماعت اسلامی کا یہ کردار نہ صرف یہ کہ تنگ نظری کا آئینہ دار ہے بلکہ صریح طور پر غیر اسلامی بھی۔ کیونکہ یہ اقدام یقینی طور پر اسلام کی تبلیغ کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والا ہے۔ چنانچہ تبصرہ نگاروں نے اس کو واضح کیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ اخبار رہنمائے دکن کے تبصرہ نگار نے دفتر کے اس اقدام کو قرآن کریم پر عمل کرنے کی "دعوت" قرار دیا ہے۔ مگر دعوت دینے کا یہ طریق بھی خوب ہے جس میں ارشاد خداوندی ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ کا کچھ بھی لحاظ نہیں رکھا گیا۔ اسلامی تعلیم پر عمل کی رغبت تو درکنار اس طریق سے تو زیرتبلیغ افراد کو اسلام سے نفرت ہی پیدا ہوتی ہے

اخبار دعوت کا صفائی کا بیان جس کے ذریعہ ابتدائی تقاضوں کی تکمیل کی معقول کھیلوں میں اُلجھایا گیا ہے بجائے خود ایک انتہائی عجیب معمہ ہے۔ اگر یورپ کے مستشرقین قرآن کریم کی تفاسیر لکھ کر اسلام کو طرح طرح کے اعتراضات کا نشانہ بنا سکتے ہیں اور ان کو اس کارروائی سے روکنے والا کوئی نہیں تو وہ شخص جو قرآنی آیات کی روشنی میں بعض مضامین بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کا طریق کیونکر قابل اعتراض ٹھہرا کیا یہ بہتر نہیں کہ اس طور کی ممانعت کی بجائے حزم اور تحمل سے کام لیتے ہوئے ونوبا جی کی تقریریں سنتے۔ اگر کسی آیت کی تشریح میں خلاف تعلیم قرآنی پاتے تو با دلائل انکے خیالات کی تردید کرتے۔ بہ صورت جہاں اسلام کی تبلیغ کیلئے ایک باب کو کھولنے کا موجب ہوتی وہاں جماعت اسلامی کی اس غیر مستحسن اقدام کی مزکیہ نہ ہوتی۔

## جماعت اسلامی کی طرف سے

# آچاریہ ونوبا بھاوے کو قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت

بھودان تحریک کے بانی اچاریہ ونوبا بھاوے ان دنوں کشمیر کا پیدل دورہ کر رہے ہیں۔ اس اثنا میں ماہ اگست کے پہلے ہفتہ ایک مقام پر جماعت اسلامی کے ایک وفد نے آپ کو قرآن کریم کی تلاوت سے منع کیا۔ یہ دلچسپ خبر اور اس پر مختلف نقطۂ نگاہ سے بعض تبصرے قارئین کے مطالعہ کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ہمارا تبصرہ دوسری جگہ ملاحظہ ہو۔ (ادارہ)

## اصل خبر

ٹائمز آف انڈیا بمبئی کے نیوز سروس کی اطلاع:۔

سرینگر ۴ر اگست

**آچاریہ ونوبا بھاوے نے قرآن کی قرأت و تلاوت موقوف کردی**

سرینگر سے ۳۰ میل دور SOPOR (سوپور) سے جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس کے مطابق یہ معلوم ہوا ہے کہ جماعت اسلامی کے ایک وفد نے بھودان کے لیڈر ونوبا بھاوے سے ملاقات کی۔ اور ان سے سوال کیا کہ کیا اسلامی قوانین کے مطابق زندگی گذارتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو اس وفد نے اچاریہ جی سے کہا کہ پھر آپ قرآن کا حوالہ نہ دیا کریں۔ اسلئے کہ جو شخص ایک دفعہ اس کو پڑھ لیتا ہے وہ مجبور ہے کہ اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرے۔

اب اچاریہ بھاوے گاہے بگاہے قرآن کی آیات کے اپنی میٹنگ میں حوالہ دیتے ہیں۔"

## اخبار ریاست دہلی کا تبصرہ

محولہ بالا خبر پر دہلی کے مشہور اخبار "ریاست" نے "قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل" کے عنوان سے جو تبصرہ کیا وہ حسب ذیل ہے:۔

اس ہفتہ مسٹر ونوبا بھاوے کشمیر کے دورہ میں سوپور کے مقام پر پہنچے تو وہاں جمعیت اسلامی کا ایک ڈیپوٹیشن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس ڈیپوٹیشن نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ قرآن پڑھتے تو ہیں، کیا قرآن کی تعلیم پر بھی آپ عامل ہیں۔ اس سوال کو مسٹر ونوبا بھاوے نے سچائی اور صداقت کا ثبوت دیتے ہوئے جواب دیا کہ آپ اس کے عامل نہیں ہیں تو ڈیپوٹیشن نے کہا کہ جس صورت میں کہ آپ قرآن کی تعلیم پر عامل نہیں ہیں۔ آپ کے لئے بہتر یہ ہے کہ آپ قرآن نہ پڑھا کیجئے۔ چنانچہ آپ مسٹر ونوبا بھاوے اپنی تقریر میں کبھی کبھی قرآن کا حوالہ دے دیتے ہیں۔ مگر آپ نے پہلے کی طرح تقریر سے پہلے گیتا وغیرہ مذہبی کتابوں کے شلوکوں کے ساتھ قرآن کی تلاوت موقوف کردی ہے۔

یہ مسئلہ بہت دلچسپ ہے اور اس پر سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جانا چاہیئے کہ اگر کوئی شخص کسی مذہبی کتاب پر عمل نہیں کرتا تو کیا اس کو اس مذہبی کتاب کے پڑھنے یا تلاوت کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر غور کیا جائے تو کسی مذہب کا کوئی انسان بھی اپنی مذہبی کتاب پر پورے طور سے عامل نہیں، حالانکہ وہ ہر روز مذہبی اس مذہبی کتاب کے احکام کو پڑھتا یا بار بار رٹتا ہے۔ مثلاً سکھوں میں گورو گرنتھ صاحب کی ابتداء ہی سچائی پر قائم رہنے کے متعلق ہے۔ مگر فی الحقیقت حالت یہ ہے کہ عام سکھوں کو تو چھوڑ دیجئے، ان کے سینکڑوں لیڈروں اور مبلغین میں سے بھی شاید ایک دو بزرگ ایسے ہوں گے جو جھوٹ نہ بولتے ہوں اور جن کے اندر بے خوفی کے ساتھ حق و صداقت کی آواز پیدا کرنے کی جرأت ہو یا جو گورو صاحبان کے احکام سے متاثر ہو کر گوشت نہ کھاتے ہوں۔ ہندوؤں کی حالت یہ ہے کہ گیتا پڑھنے اور مندروں میں ہر روز جانے والوں کی زیادہ تعداد تجارت کے نام پر بے ایمانی اور بددیانتی کی مرتکب ہوتی ہے اور ان کی مذہبی کتابوں نے تو ایک چیونٹی کو ہلاک کرنے کی بھی ممانعت کی ہے۔ مگر مندروں میں جانے والے ہندو ناجائز منافع خوری کے ذریعہ انسانوں کا خون پیتے ہیں۔ اور اس کو بھی چھوڑ دیجئے، اگر جماعت اسلامی کا یہ اصول تسلیم کر لیا جائے تو پھر کسی کاتب کو بھی قرآن کی کتابت کرنے کا حق حاصل نہیں۔ کیونکہ وہ قرآن کے تمام احکام پر عامل نہیں ہوتے۔

ہماری رائے میں جماعت اسلامی کا یہ مطالبہ قطعی بے معنی ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن کی تعلیم پر عامل نہیں تو اُسے قرآن کی تلاوت بھی نہ کرنی چاہیئے، کیونکہ اگر اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والا شخص قرآن نہ پڑھے گا تو پھر وہ آئندہ اس کی تعلیم سے متاثر ہی کیونکر ہوگا۔ یعنی نہ پڑھنے کی صورت میں اس کے لئے ممکن ہی کیونکر ہے کہ وہ آئندہ اس پر عمل بھی کر سکے۔ اور اس کو چھوڑ دیجئے۔ اگر ایک شخص قرآن کے کچھ حصوں پر عمل کرتا ہے اور باقی کے حصوں پر عمل نہیں کرتا تو کیا اس کو قرآن کے پڑھنے کا حق حاصل نہیں۔ مثلاً ایڈیٹر "ریاست" اپنا ذاتی مسئلہ لیتا ہے اس نے جب سے "افضل الجہاد اعلاء کلمۃ الحق" والی حدیث (سب سے بڑا جہاد حق و صداقت کی آواز پیدا کرنا ہے۔) سنی اس پر اس حدیث کا بہت بڑا اثر ہوا۔ اس نے اخبار "ریاست" میں ہی درجنوں بار اس حدیث کا حوالہ دیا اور اس کا ایمان یہ ہے کہ جن ہونٹوں سے اس حدیث کے الفاظ نکلے وہ ہونٹ عزت و احترام کے جذبات کے ساتھ سجدہ کرنے کے قابل ہیں۔ مگر وہ بے زبان جانوروں کی قربانی کے مسئلہ کا قائل نہیں۔ ایڈیٹر "ریاست" کی اس متضاد پوزیشن میں کیا اس کو قرآن اور مزید حدیثوں کے مطالعہ کا حق حاصل ہے یا نہیں؟ اور بقول اس اسلامی جماعت کے اگر حق حاصل نہیں تو پھر کیا یہ قدم اسلام کی تبلیغ کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والا نہیں۔ ان حالات میں کیا اس اسلامی جماعت کے ممبروں کو بھی مذہبی مجاور قرار نہ دیا جائے جو اسلام کی راہ میں ہمیشہ ہی رکاوٹ ثابت ہوئے۔

(ریاست دہلی ۱۰ ۸/۵۹)

## اخبار رہنمائے دکن کا نوٹ

جنوبی ہند کے اخبار رہنمائے دکن میں "آچاریہ ونوبا بھاوے اور قرآن" کے عنوان سے اس خبر سے متعلق حسب ذیل نوٹ شائع ہوا ہے:

جس طرح گاندھی جی آنجہانی اپنی بھجن منڈلی میں قرآن مجید کی آیات بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح ان کے چیلے ونوبا بھاوے کو بھی اپنی پرارتھنا سبھاؤں میں قرآنی آیات کی تلاوت کی عادت ہے معلوم ہے ہمیں یہ واقعہ پیش آیا کہ وہ کشمیر سے دورہ کرتے ہوئے سوپور پہنچے۔ اور اپنی سبھا میں حسب عادت قرآن پاک کی آیات بھی پڑھیں تو اس موقع پر مسلمانوں کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کی اور پوچھا کہ کیا وہ اسلام کے بتائے ہوئے اصول پر زندگی گذار رہے ہیں؟ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر مسلمانوں کے وفد نے مؤثر طریق پیرایہ سے یہ گذارش کی کہ وہ اس مقدس اور متبرک کتاب کے ساتھ بے ادبی نہ کریں کہ قرآن پڑھنے والے کو اس کی تعلیمات پر عمل بھی کرنا چاہیئے۔ آچاریہ ونوبا بھاوے نے اس معقول بات پر دھیان دیا۔ اور قرآن کی اس طرح رسمی تلاوت ترک کردی۔

اس حیثیت سے یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے کہ ایک غیر مسلم فرد کو مسلمانوں کے ایک وفد سے قرآن پر عمل کرنے کی دعوت دی۔ اور اس طرح کی رسمی تلاوت کو بے ادبی قرار دیا۔ جو حقیقتاً صحیح ہے۔ لیکن سچ پوچھئے تو آج اس طرح کے کسی غیر مسلم کی بہ نسبت بے شمار مسلمان قرآن کے ساتھ اس بے ادبی اور بے عملی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ آج قرآنی تعلیمات سے ناواقف مسلمانوں کو قرآن سے واقف کرانے اور قرآن پڑھ کر بھی اس کے احکام کو بجا نہ لانے والے اور اس کی تعلیمات پر عمل نہ کرنے والوں کو اس کی تلقین کرنے کی سخت ضرورت ہے کہ وہ قرآن کو اپنے علم و عمل کا محور بنائیں۔ مسلمانوں کی اس بے عملی کا نتیجہ ہے کہ ناواقف مسلمانوں کو قرآن کی حقیقی قدر و قیمت سے واقف کرانا دشوار ہے۔

(رہنمائے دکن بحوالہ الجمعیۃ دہلی ۱۹ ۸/۵۹)

## جماعت اسلامی کی صفائی

مذکورہ خبر پر مندرجہ بالا قسم کے تبصروں پر جماعت اسلامی ہند کے آرگن "دعوت" نے جو جرح لگایا موازنہ کے لئے وہ بھی ملاحظہ کیجئے۔ معاصر مذکور اپنی ۲۲ر اگست کی اشاعت میں زیر عنوان "بھاوے جی کی تفسیر" رقمطراز ہے:۔

"آچاریہ ونوبا بھاوے نے کشمیر کی پدیاترا میں تفسیر قرآن کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اسے اب روک دیا ہے۔ ٹائمز آف انڈیا میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ جماعت اسلامی کشمیر کے کسی وفد نے آچاریہ جی سے کہا کہ وہ جب قرآن کو نہیں مانتے اور اسلام کو اپنا نہیں سکے ہیں تو انہیں تفسیر نہیں کرنی چاہیئے اس پر بعض اخبارات میں مختلف تبصرے شائع ہو رہے ہیں اور اس کو ایک طرح کی تنگ نظری سمجھا جا رہا ہے۔

اچاریہ بھاوے بہت مخلص اور بہت پڑھے لکھے آدمی ہیں لیکن اگر وہ کسی عدالت میں جائیں اور وہاں جا کر کسی ملزم کی طرف سے وکالت کرنے کی کوشش کریں تو ان کو احترام کے باوجود عدالت انہیں قانون کی وکالت اور ترجمانی کا حق نہیں دے گی۔ گویا قانون کی ترجمانی اور تشریح کے لئے ابتدائی تقاضے ضروری ہیں۔ جن کی تکمیل کرنے کے بعد کسی کو وکیل کے مقام پر کھڑا ہونے کا حق حاصل ہو سکتا ہے۔ یہی بات اگر کسی نے بھاوے جی سے کشمیر میں کہی گئی تو اس میں کیا بیجا بات ہو گئی۔ اور کونسی تنگ نظری اس میں آشامل ہوئی۔

ایک شخص جو ابھی طالب علم بننے کے مدارج کو بھی طے نہیں کر سکا ہے اور جو ان مبادیات سے بھی ناآشنا ہے جن پر کسی نظام کی بنیاد اٹھائی گئی ہے اگر وہ بجائے ایک اس نظام کے مفسر اور شارح کے روپ میں آکر ظاہر ہو تو یہ اس نظام کیلئے بھی نقصان دہ ہے اور خود اس شخص کو بھی طلسم فریب میں مبتلا کرنا ہوگا۔ یہ تھی استادی کی بات۔ رہ گئی طالب علمی کی بات تو اس کے راستے کھلے ہوئے ہیں۔"

# ہندوستان میں تبلیغِ اسلام

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مرکز سلسلہ احمدیہ (قادیان) اور جملہ جماعتہائے احمدیہ (ہندوستان) باوجود اپنے محدود ذرائع آمد و متعدد مشکلات و مخالفت کے تبلیغ اسلام کا فریضہ جس خوش اسلوبی اور وسیع پیمانہ پر سرانجام دے رہی ہیں اظہر من الشمس ہے اور اس امر سے بہت مسرت ہے کہ ہمارے وطن کا تعلیم یافتہ۔ سمجھدار اور منصف مزاج طبقہ ہماری محنت اور خدمتِ اسلام سے نہ صرف متاثر ہے۔ بلکہ صاف الفاظ میں اپنے نیک خیالات اور دلی ہمدردی کا اظہار کر رہا ہے۔ ہم ایسے دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور سربسجود ہیں کہ یہ اُسی قادر مطلق کی شان ہے جو ہر ناممکن کو ممکن اور ہر مشکل کو آسان بنا دیتا ہے۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر کے متعلق ماہ جولائی ۱۹۵۹ء میں مختلف زبانوں اردو۔ ہندی گورمکھی۔ انگریزی۔ بنگالی اور فارسی کا لٹریچر ۱۰۷۲ (ایک ہزار بہتر) کی تعداد میں تقسیم کیا گیا جس کا کثیر حصہ بذریعہ ڈاک بھی بھجوایا گیا۔

جماعت احمدیہ کلکتہ سے میاں محمد شمس الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ نے انگریزی ترجمہ قرآن کریم اور جماعت احمدیہ مدراس سے مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے مختلف تبلیغی لٹریچر جناب دلائی لامہ صاحب کو تحفۃً پیش کیا اور تبلیغی خطوط بھی لکھے۔ جن کی تفصیل اخبار "بدر" قادیان اور "آزاد نوجوان" مدراس میں چھپ چکی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کے نور کو زیادہ سے زیادہ پھیلائے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کے مواقع عطا فرمائے۔ اور ہماری حقیر خدمات کو قبول فرما کر اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ وھو الموفق

## گوشوارہ تقسیم و ترسیل لٹریچر دوران ماہ جولائی ۱۹۵۹ء

| نام کتاب | زبان | تعداد |
|---|---|---|
| محامد خاتم النبیین | اردو | ۳۸ |
| احمدیت کا پیغام | " | ۴۱ |
| سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام | اردو | ۴۴ |
| آسمانی پیغام | " | ۲۴ |
| الہدیٰ | " | ۱۲ |
| حکومتِ وقت اور جماعت احمدیہ | " | ۱۳ |
| آسمانی تحفہ | " | ۴۱ |
| اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری ہے | " | ۸ |
| اس زمانہ کے خلیفہ اور مجدد کو پہچانو | " | ۲۲ |
| جماعت احمدیہ کا عملی نمونہ | " | ۴۰ |
| سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ | " | ۹ |
| اسلام اور اشتراکیت | | ۱۴ |
| حقیقی اسلام | " | ۳۲ |
| امن کے شہزادہ کا آخری پیغام | " | ۳۶ |
| وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر علمائے مصر کا فتوےٰ | " | ۱۵ |
| تحریک احمدیت بعبارت داسیونکی نظر میں | " | ۴۲ |
| تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک | " | ۴۴ |
| خاتم النبیین کے بہترین معنی | " | ۲ |
| احمدیہ جنتری | " | ۱ |
| عقائد و تعلیمات | " | ۱۴ |
| فارسی کی دوسری کتاب | فارسی | ۱۰۱ |
| مبادی الصرف و النحو | اردو | ۱ |
| بابا نانک اور تعلیم وحدانیت | گورمکھی | ۱ |
| سرمہ چشم آریہ | اردو | ۱ |
| خلافت راشدہ حصہ دوئم | " | ۱ |
| تذکرۃ الذاکرین | " | ۱ |
| صمصام الحق | | ۱ |
| حق الیقین | اردو | ۱ |
| ملفوظات حضرت مسیح الموعود علیہ السلام | " | ۱ |
| اسلام کا اقتصادی نظام | " | ۱ |
| کشتی نوحؑ | " | ۳ |
| اسلامی اصول کی فلاسفی | " | ۷ |
| چونویں پڑیل | گورمکھی | ۲۴ |
| آسمانی تحفہ | " | ۳۶ |
| درثمین فارسی | فارسی | ۱ |
| دعوۃ الامیر | " | ۱ |
| مسلمان عورت کی بلند شان | اردو | ۱ |
| نظام نو | " | ۱ |
| احمدی اور غیر احمدی میں فرق | " | ۱ |
| حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کے کارنامے | " | ۲ |
| مباحثات انسانی | " | ۲۵ |
| خطبات جمعہ کا ایڈیشن | " | ۱ |
| احمدی مسلمان ہیں | " | ۴ |
| اسلام میں قتل مرتد کی سزا | " | ۱ |
| ہمارا خدا | " | ۱ |
| لیکچر سیالکوٹ | " | ۱ |
| القائے ربانی | " | ۲ |
| آسمانی تحفہ | ہندی | ۳۹ |
| وہی ہمارا کرشن | " | ۳۰ |
| میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں | " | ۴۲ |
| وہی ہمارا کرشن بنگالی | | ۱ |
| زمانے کا اوتار | | ۱ |
| تبلیغ ہدایت | اردو | ۱ |
| مولانا مودودی کے بیان پر تبصرہ | " | ۱ |

| Count | Title |
|---|---|
| 64 | Ahmadiyya movement in India |
| 25 | An objective Approach to the Present day Economic & Social Problems |
| 8 | the Life of Mohammad |
| 7 | The Life & Teachings of Mohammad |
| 26 | Characteristics of Quranic Teachings |
| 19 | The Life Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Promissed Messiah & Mahdi |
| 56 | Why I believe in Islam |
| 21 | Islam Versus Communism |
| 34 | A message of the Prince of peace |
| 42 | A Heavenly Call to The India people |
| 2 | Our Faith |
| 22 | What is Ahmadiyyat |
| 2 | Islamic Prayers with Illustrations |
| 9 | The Teachings of Islam |
| 1 | 2000 Precious Gems |
| 1 | Bible Says Jesus did not died on the Cross |
| 1 | Ahmadiyya Album |
| 2 | East Africa times |
| 1 | Our Foreign Missions |
| 2 | Ahmadiyya Movement the Lecture at London |
| 1 | The Life of Ahmad |
| 1 | What is Islam |
| 1 | ریویو آف ریلیجنز |
| 3 | Translation in Urdu of the Articles Published in "Light of Life" on Preaching of Islam |

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# یوم التبلیغ

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ تکمیل تبلیغ کا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے عزیزان، احباب، ہمسایوں اور ملنے والوں کو تبلیغ کرتا رہے۔ اس انفرادی تبلیغ کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ ایک عرصہ سے "یوم تبلیغ" بھی مناتی ہے کہ جس دن جملہ افراد جماعت منظم طور پر تبلیغ کا کام اپنے باقی کاموں کو چھوڑ کر کرتے ہیں۔ اس سال ۱۷؍جنوری ۱۹۶۰ء بروز اتوار "یوم تبلیغ" منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسلئے جملہ عہدیداران تبلیغ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین کے مشورہ و تعاون سے سیکرٹریان تبلیغ مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھ کر یوم تبلیغ منانے کی کارروائی کی تکمیل فرمائیں۔

۱۔ افراد جماعت کے مختلف گروپ بنائے جائیں۔ ایک گروپ چار یا پانچ افراد تک کا ہو۔ اس سے کم کا گروپ بھی بنایا جا سکتا ہے۔ ہر گروپ کا ایک انچارج مقرر کر دیا جائے۔

۲۔ تبلیغ کے لئے شہر کے مختلف حصوں کی تعیین کر کے ایک ایک حصہ میں ایک ایک گروپ بھیج دیا جائے۔

۳۔ گروپ کا انچارج اپنے حصہ میں حسب حالات اکٹھے یا علیحدہ علیحدہ تبلیغ کا کام کرائے۔

۴۔ ہر گروپ کے پاس مناسب لٹریچر ہونا چاہیئے جو زبانی بات چیت کے بعد ایسے افراد کو دیا جائے کہ جو مزید شوق یا دلچسپی کا اظہار کریں۔

۵۔ تبلیغ کا کام کر کے ہر گروپ کا انچارج اپنی تبلیغی رپورٹ سیکرٹری صاحب تبلیغ کو دے جو جملہ رپورٹوں کو یکجا کر کے ایک نقل نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجوا دیں۔

۶۔ جن جماعتوں کے پاس لٹریچر نہ ہو وہ ضروری لٹریچر نظارت ہذا سے منگوا لیں اور لٹریچر کے مطالبہ کے ساتھ ڈاک خرچ اور مناسب قیمت لٹریچر بھی بھجوا دیں۔ کیونکہ اس وقت بہت سا لٹریچر قابل اشاعت باقی ہے اور نشر و اشاعت کو صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مشروط بہ آمد قرار دیا جاتا ہے۔

۷۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا بہترین ذریعہ دعا ہے پس مذکورۃ الصدر طریق پر تبلیغی پروگرام کے ساتھ احباب جماعت دعاؤں کا التزام بھی رکھیں کہ اے مقلب القلوب اپنے بندوں کے دلوں کو اپنی رضا کی ماٹر کی طرف پھیر دے۔

[illegible] … ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

نوٹ:۔ حسب ذیل عہدیداران کی منظوری ۳۰-۶-۶۲ تک کی ہے سوائے اس کے کہ کسی عہدہ کے لئے مستردہ منظوری ہو جس کے لئے الگ نوٹ دے دیا گیا ہے۔

## سرینگر

غلام محمد صاحب بخشی۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
خواجہ صدر دین صاحب سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ
قریشی محمد امین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت
مبارک احمد صاحب نائب سیکرٹری تعلیم و تربیت
غلام رسول صاحب ایم اے ایل ایل بی سیکرٹری امور عامہ و خارجہ
سید حسین شاہ صاحب نائب سیکرٹری امور عامہ و خارجہ۔
بابو تاج دین صاحب۔ سیکرٹری وصایا و مال و تحریک جدید و وقف جدید۔

## آسنور

مولوی عبد الواحد صاحب فاضل پریذیڈنٹ و سیکرٹری تعلیم و تربیت و امین۔
(پتہ) ڈاکخانہ اہرہ بل کشمیر
... غلام محمد صاحب ماسٹر پریذیڈنٹ
سید محمد یاسین صاحب سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ
غلام محمد صاحب نائک۔ سیکرٹری امور عامہ و خارجہ
ماسٹر عبد الرحمان صاحب سیکرٹری مال و تحریک جدید و وقف جدید
ماسٹر سید احمد صاحب ڈار نائب سیکرٹری مال
ماسٹر عبد الوہاب صاحب سیکرٹری جائداد

## رشی نگر

عبد السبحان صاحب گنائی پریذیڈنٹ (پتہ) ڈاکخانہ رام نگری کشمیر
محمد عبد اللہ صاحب گنائی ٹیلر۔ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تعلیم و تربیت۔
غلام قادر صاحب گنائی۔ سیکرٹری امور عامہ و خارجہ۔

محمد عبد اللہ صاحب بٹ سیکرٹری مال
عبد الرحمن صاحب ماؤ۔ آڈیٹر۔

## ماندوجن

شیخ محمد احسن صاحب پریذیڈنٹ (پتہ) ڈاکخانہ کابرن کشمیر
عبد الغنی صاحب بانڈے۔ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و مال
غلام رسول صاحب بانڈے۔ نائب سیکرٹری مال۔
عبد الرزاق صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت
شیخ غلام رسول صاحب سیکرٹری امور عامہ و خارجہ

## کنہ پورہ

غلام احمد صاحب ڈار پریذیڈنٹ (پتہ) ڈاکخانہ کولگام کشمیر
ماسٹر غلام نبی صاحب منصور سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و آڈیٹر
محمد شعبان صاحب پڈر سیکرٹری تعلیم و تربیت
عبد الغنی صاحب بالہ سیکرٹری امور عامہ و خارجہ۔
غلام نبی صاحب پڈر سیکرٹری مال
غلام محمد صاحب راتھر امین۔

## بانڈی پورہ

حاجی عبد الغنی صاحب پریذیڈنٹ
محمد یوسف صاحب بی اے بی ٹی۔ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تعلیم و تربیت۔
بشیر الدین صاحب نائب سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تعلیم و تربیت
خواجہ غلام محمد صاحب سیکرٹری امور عامہ و خارجہ و مال۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

---

# ایفائے عہد

جملہ صدر صاحبان اور سیکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں گذارش ہے کہ نظارت ہذا کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں تحریک کی گئی تھی۔ کہ جماعت کا ہر فرد سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عزم کرے۔ اور پھر اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے پوری کوشش اور عزم و استقلال سے کام لے اور اس کی اطلاع دفتر ہذا کو بھجوائی جائے۔

اس تحریک کے پیش نظر آپ اپنی جماعت کے متعلق اطلاع دیں کہ کیا سب احباب نے سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کیا ہے اور اس وعدے کو ایفا کرنے کیلئے جدوجہد جاری ہے۔

یاد رہے کہ اگر کسی دوست کے ذریعہ ایک شخص بھی احمدیت قبول کرتا ہے تو اس نو احمدی کے اعمال حسنہ کا ثواب اس راہ ہدایت کے دکھانے والے کو بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس پاک جہاد میں شامل ہونے کی ہر مخلص دوست کو توفیق دے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

---

# لازمی چندہ جات کی اہمیت و فرضیت

اور

## اس سے لاپرواہ احباب کے لئے لمحہ فکریہ

چندہ عام۔ حصہ آمد اور جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں۔ جو سب چندوں سے مقدم ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ ان کی بنیاد خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی۔ اور ان میں باقاعدگی کے لئے حضور علیہ السلام نے کس حد تک تاکید فرمائی۔ اس کا اندازہ ہر احمدی مندرجہ ذیل کلمات طیبات سے کر سکتا ہے۔

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا۔"

وہ احباب جو کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ جات کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ مندرجہ بالا کلمات کی روشنی میں اپنے مقام کو سمجھیں اور انجام کے متعلق خود غور کر لیں۔ کیونکہ صرف تین ماہ تک چندہ نہ دینے سے ایک احمدی سلسلہ بیعت سے کٹ جاتا ہے۔

ظاہری طور پر اگر کوئی جماعت سے خارج نہ بھی ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور اس کا نام اس لاپرواہی و کوتاہی کی پاداش میں سلسلہ بیعت سے کٹ جائے۔ تو اس سے تاریک انجام کیا ہو سکتا ہے۔ خسر الدنیا والاٰخرۃ کے مطابق سخت خسران و زیان کا باعث ہے۔

اس کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں جماعت کو تقوی اللہ اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔"

پس احباب اور عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ لازمی چندہ جات کی اہمیت سے دوستوں کو اچھی طرح آگاہ کریں۔ اور ان کی وصولی کی طرف پورے جوش اور سرگرمی سے کوشش جاری رکھیں موجودہ وصولی کی رفتار بالکل غیر تسلی بخش ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مالی مشکلات میں اضافہ کا موجب ہے۔ ان مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ کی ایک ہی صورت ہے۔ عہدیداران مال اپنے فرض کو سمجھیں اور احباب جماعت میں قربانی کی روح پھونکیں کہ وہ مرکز کی موجودہ مشکلات کے پیش نظر اپنے لازمی چندہ جات کی سو فی صدی ادائیگی کریں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

---

# جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

## بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۹ء

جیسا کہ اخبار بدر کے ذریعہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے کہ امسال جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کے لئے مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۹ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

جملہ صدر صاحبان اور سیکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس دن اپنے ہاں پبلک جلسہ کا انتظام کریں۔ سیدنا حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح سے اپنے مسلم و غیر مسلم احباب کو روشناس کروائیں اور ان کو بھی اس پاک موضوع پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ مہیا کریں تا کہ دنیا کے اس محسن اعظم کے متعلق عوام میں پھیلی ہوئی غلط فہمیاں دور ہوں۔

اس موقع پر لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے ڈاک خرچ بھجوا کر لٹریچر دفتر ہذا منگوا لیا جائے اور بعد اختتام جلسہ جملہ کارروائی کی رپورٹ نظارت ہذا میں ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

---

# زکوٰۃ

زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ زکوٰۃ نہ ادا کرنے والا صاحب نصاب اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاکیزہ کرتی اور ان کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔ زکوٰۃ سے قوم کے یتامیٰ۔ بیوگان بغیر بار کو وظائف دیئے جاتے ہیں اور اس طرح ان کے گذارہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ کی جمع ہونے والی رقم مرکز قادیان میں بھجوانی چاہیئے۔ زکوٰۃ کے قائم مقام دوسرے چندہ جات نہیں ہو سکتے۔ ناظر بیت المال قادیان

---

درخواست دعا محمد یوسف صاحب گجراتی درویش قادیان ایک عرصہ سے لعکنہ کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ مورخہ ۲۴ راگست کو ٹیالہ میں ایک سپیشلسٹ نے ان کا اپریشن کیا خدا کے فضل سے تعالیٰ کامیاب رہا ہے دوست دعا ...

# خبریں

نئی دہلی ۲۴ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان گیا ہے کہ شری اجیت پرشاد جین کا استعفےٰ قبول کر لیا گیا ہے۔ اور شری ایس۔ کے پاٹل کو ان کی جگہ وزیر خوراک و زراعت بنایا جائے گا۔

راشٹرپتی بھون سے جاری کردہ ایک پریس کیمونک میں کہا گیا ہے کہ راشٹرپتی نے آئین کی دفعہ ۷۵ کی سب کلاز نمبر ۲ کے ماتحت بڑے افسوس کے ساتھ شری جین کا استعفےٰ قبول کر لیا ہے۔ کیبنٹ سیکرٹریٹ کی طرف سے بھی ایک پریس کیمونک جاری کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ راشٹرپتی کے شری اجیت پرشاد جین کا استعفےٰ قبول کر لینے کے پیش نظر وزیر ٹرانسپورٹ شری ایس۔ کے پاٹل وزارت خوراک و زراعت کا چارج سنبھال لیں گے۔ سیاسی حلقوں نے بتایا ہے کہ غذائی حالت پر غور کے لئے ۷ ستمبر کو دہلی میں منصوبہ منسٹروں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں صوبائی وزراء خوراک بھی شامل ہوں گے تب تک شری پاٹل نئی غذائی پالیسی مرتب کریں گے۔ بتایا گیا ہے کہ غذائی مسئلہ سے نپٹنے کے لئے انہیں پورے اختیار دیئے جائیں گے۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ شری پاٹل کی جگہ وزیر ٹرانسپورٹ کسے بنایا جائے۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ نیا وزیر دکن سے لیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۴ اگست۔ بھارت کی وزارت خارجہ نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اس خبر کی تصدیق کر دی ہے کہ یکم ستمبر کو وزیر اعظم پنڈت نہرو اور پاکستان کے صدر جنرل ایوب کے درمیان پالم۔ دہلی کے ہوائی اڈہ پر ایک گھنٹہ تک بات چیت ہوگی۔ جنرل ایوب کے ہمراہ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر بھی ہوں گے جنرل ایوب خاں ڈھاکہ جاتے وقت راستہ میں پالم ہوائی اڈہ پر ایک گھنٹہ ٹھہریں گے۔ ایک اطلاع ہے کہ مسٹر نہرو نے پارلیمنٹ کی کانگرس پارٹی کی سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے جنرل ایوب کے ساتھ اپنی مجوزہ ملاقات کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ ذاتی ملاقاتیں اور بات چیت بڑی مفید ثابت ہو سکتی ہے لیکن یہ امید نہ رکھی جانی چاہیئے کہ اتنے وقت میں مختلف مسائل حل ہو جائیں گے۔

نئی دہلی ۲۴ اگست۔ مرکزی وزیر آبپاشی و بجلی حافظ محمد ابراہیم صاحب نے آج پارلیمنٹ میں بھاکڑہ ڈیم کے کنٹرول چیمبر کے گر جانے کے حادثہ کے متعلق بیان دیتے وقت اعلان کیا کہ مرکزی سرکار نے اس حادثہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ حافظ ابراہیم نے مزید بتایا کہ ابتدائی اندازہ کے مطابق نقصان کا تخمینہ ۵۵ لاکھ روپیہ کا ہے۔

نئی دہلی ۲۴ اگست۔ بھارت کے اخبارات کے رجسٹرار نے ۱۹۵۸ء کے اپنی سالانہ رپورٹ پارلیمنٹ کو پیش کر دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ۱۹۵۷ء کے مقابلہ میں ۱۹۵۸ء میں اخبارات کی اشاعت ۸.۶۸ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ اردو میں شائع ہونے والے اخبارات کی فیصد اشاعت میں سب سے زیادہ ۱۲½ فیصدی اضافہ ہوا۔ یہ مقابلہ ۴۷۵۷ اخبارات کی اشاعت پر مبنی ہے۔ سال ۱۹۵۸ء میں ۳۱۱۵ اخبارات کے اعداد و شمار دستیاب ہیں کی کل اشاعت ایک کروڑ ۴۸ لاکھ ۲۷ ہزار تھی۔

لندن ۲۴ اگست معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ مسٹر آئزن ہاور اپنے دورہ لندن کے دوران بھارت اور پاکستان کے ہائی کمشنروں اور جاپان کے سفیر سے بھی ملاقات کریں گے خیال ہے کہ وہ دورہ ماسکو کے بعد بھارت پاکستان اور جاپان جانے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ ہمارے ان تینوں ممالک



## سردار پرتاپ سنگھ کیروں وزیر اعلیٰ پنجاب کی موضع ادھوال میں آمد

قادیان مورخہ ۲۱ اگست۔ موضع ادھوال تحصیل بٹالہ میں جو قادیان سے آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے وہاں کے ہائی سکول کے افتتاح کے سلسلہ میں جناب وزیر اعلیٰ سردار پرتاپ سنگھ کیروں تشریف لائے۔ اس موقع پر علاقہ کی پنچائتوں کی طرف سے ایک دیہی کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا گیا۔ ضلع کے جملہ سرکاری اور کانگریسی افسران اور ضلع کے ممبران اسمبلی اس موقع پر حاضر تھے۔ گرد و پیش کے دیہات کے تقریباً چھ سات ہزار لوگ کانفرنس میں شامل ہوئے۔ جملہ انتظامات سردار نم سنگھ صاحب سابق ایم۔ ایل۔ اے سری گوبند پور کی نگرانی میں مکمل کئے گئے۔ سردار صاحب نے جماعت احمدیہ کے نمائندوں کو بھی اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے مدعو کیا۔ چنانچہ سلسلہ کی طرف سے مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے ناظر امور عامہ اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب شامل ہوئے۔

اس موقعہ پر علاقہ کی پنچائتوں کی طرف وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا اور علاقہ کی بہبودی کے لئے متعدد مطالبات پیش کئے گئے۔ پنڈت گورکھ ناتھ جی ایم۔ ایل۔ اے جنرل سیکرٹری پردیش کانگریس۔ شری نیرا اپتی رام سرین صدر ڈسٹرکٹ کانگریس چوہدری لہندر سنگھ سابق وزیر پنجاب اور بعض دیگر اشخاص نے تقریریں کیں۔

آخر میں جناب وزیر اعلیٰ نے برجستہ تقریر فرمائی۔ اور علاقہ کے لوگوں کی بہبودی کے لئے ہر ممکن امداد دینے کا وعدہ کیا۔ نیز اسباب پر زور دیا کہ لوگ اتحاد و اتفاق سے رہیں۔ اور دھڑے بندی کو چھوڑ دیں۔

افسوس ہے کہ تقریب کے آخری حصہ میں سخت بارش کی وجہ سے کچھ بدمزگی پیدا ہو گئی۔ اور اس تقریب کو جلد ختم کرنا پڑا۔ (نامہ نگار)

## احمدیہ وفد کی جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور سے ملاقات

قادیان ۱۹ اگست ۵۹ء سلسلہ کے بعض ضروری امور جن میں بعض احباب کے پاسپورٹ کا معاملہ بھی شامل ہے کی طرف توجہ دلانے کے لئے احمدیہ جماعت قادیان کا ایک وفد جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور سے صبح ۸ بجے ان کے دفتر میں ملا۔ وفد میں مندرجہ ذیل افراد شامل تھے۔

(۱) مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ۔ (۲) مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے ناظر امور عامہ (۳) مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر بیت المال۔ (۴) مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت (۵) مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ جناب ڈی سی صاحب نے جملہ امور توجہ سے سنے اور متعلقہ محکمہ جات سے رپورٹ طلب کر کے تفصیلات دریافت کیں اور جملہ امور کے متعلق ہمدردانہ کارروائی کا وعدہ فرمایا۔ وفد کے ممبران بعض دیگر دفاتر میں بھی ضروری امور کی انجام دہی کے لئے گئے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مرکز سلسلہ کی مشکلات کو رفع فرمائے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ (نامہ نگار)



## قادیان میں جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں سالانہ جلسہ

### بتاریخ ۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۶۸ واں سالانہ جلسہ ۱۵/۱۶/۱۷ دسمبر ۵۹ء کو منعقد ہوگا۔ جملہ امراء پریذیڈنٹ صاحبان و مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کی اطلاع جماعتوں کو پہنچا کر ابھی سے تحریک کرنا شروع کر دیں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس روحانی اجتماع میں شمولیت و استفادہ کے لئے قادیان تشریف لائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان